

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعہ مورخہ 19 دسمبر 2008 بمطابق 20 ذی الحجہ 1429 ہجری صبح دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُونَ O قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ كَانَ أَكْثَرُهُمْ
مُشْرِكِينَ O فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَدِيمِ الَّذِي كَانَ قَبْلُ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ
يَصَّدَّغُونَ O مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا نُفْسِهِمْ يَمْهَدُونَ۔

(ترجمہ): خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ انکے بعض اعمال کا مزہ ان کو چکھا دے تاکہ وہ باز آجائیں۔ آپ فرمادیجئے کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ جو لوگ پہلے ہو گزرے ہیں ان کا آخر کیسے ہوا ان میں اکثر مشرک ہی تھے۔ سو تم اپنا رخ اس دین راست کی طرف رکھو قبل اس کے کہ ایسا دن آجائے جس کے واسطے پھر خدا کی طرف سے ہٹانہ ہو گا اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔ جو شخص کفر کر رہا ہے اس پر تو اس کا کفر پڑے گا اور جو نیک عمل کر رہا ہے سو یہ لوگ اپنے لیے سامان کر رہے ہیں۔

ساؤنڈ سسٹم کی خرابی کے بارے میں تحقیقات

جناب سپیکر: میں ایوان میں نصب ساؤنڈ سسٹم کی خرابی کے بارے میں تحقیقات اور اس کیلئے اگر ضروری سمجھے تو نئے ساؤنڈ سسٹم کا اہتمام کرنے کے سلسلے میں کمیٹی کے قیام کا اعلان کرتا ہوں جو جناب عبدالاکبر خان، جناب عالمزیب خان، جناب عنایت خان جدون صاحب، ملک گلستان خان، جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور، جناب غلام محمد صاحب، انجنیئر احمد جان چیف انجنیئر ورکس اینڈ سروسز، جناب امیر شہباز صاحب اور جناب یوسف جمال پر مشتمل ہوگی چونکہ یہ بہت اہم معاملہ ہے اسلئے آج فوری طور پر ان کی اگر یہ میٹنگ ہو جائے اور اس سلسلے میں کوئی انکوائری بھی کر لیں، فیصلہ بھی کر لیں کہ اس سلسلے میں ہم کیالانچہ عمل اختیار کر لیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ سر! ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے اسی سلسلے میں۔

جناب سپیکر: جی، ساؤنڈ سسٹم کے بارے میں؟

جناب عبدالاکبر خان: آپ نے جو کمیٹی کا اعلان کیا ہے، ان میں جو یہ سات، آٹھ اور نو پر ممبرز ہیں تو آیا They are voted members or co-opted members?

جناب سپیکر: No, voted members: وہ خالی ایم پی ایز ہیں، They are public representative only.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پوائنٹ آف آرڈر، جی۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، کہ دا ہم اوشی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسی وجہ سے بہت اہم وقت اس ایوان کا بھی ضائع ہوتا ہے اور۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، پرون زما پرائیویٹ بل وو چہ کوم پاتے شو او یر ضروری پرائیویٹ بل دے، زہ تاسو تہ ریکویسٹ کوم، یو منت پرے نہ لگی جی، تاسو مہربانی او کپری چہ رول (b) (2) 24 او رول 22 د رول 240 لاندے Suspend کپری او ما تہ د ہغے Introduce کولو اجازت راکپری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا بہ وروستو در کرو جی، دا اوس 'کوئسچنز آور' دے، پرمبے د دے
 پیار تمنیس او د دے ممبرانو د علاقو پیر ضروری او اہم سکیمونہ دی، نو اول
 دا پرمبئی گھنتہ د 'کوئسچنز آور' دہ۔

ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، یو منٹ پرے نہ لگی جی۔ زمونہ تاسو تہ ریکویسٹ دا دے
 چہ یو منٹ پرے نہ لگی۔

جناب سپیکر: یو غلط Precedent جو پیری۔ وروستو، دے نہ پس۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: خکہ زہ ریکویسٹ کوم چہ Suspension د پارہ او کپری
 جی۔

جناب سپیکر: دے نہ پس، د 'کوئسچنز آور' نہ بعد۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جواب بہ ورلہ شوک ور کوی؟

محترمہ گلت یاسمین اور کرنی: جواب کون دے گا، سر؟

جناب سپیکر: ٹریڈی بنچر سے دو چار تو بیٹھے ہوئے ہیں جی، وزراء صاحبان بیٹھے ہیں، قاضی اسد صاحب
 بیٹھے ہیں، یہ لاء مسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

امن عامہ پر بحث کیلئے وقت کا تعین

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، کہ یو منٹ مو مونہ
 تہ اجازت را کرو۔ سپیکر صاحب، د دے اجلاس نہ مخکینے زمونہ تاسو سرہ یو
 ملاقات او شو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب کا مائیک آن کریں۔ لہر مختصر بہ وایئ چہ د دوی دا
 کوئسچنز آور ضائع نہ شی۔

قائد حزب اختلاف: جی پہ یو دوہ الفاظو کبے، جی تاسو سرہ چہ ملاقات او شو نو د
 اپوزیشن تقریباً ہول پارلیمانی لیڈرز وو، پہ ہغے کبے مونہ تاسو تہ گزارش
 او کرو چہ پہ دے صوبہ کبے مونہ تہ نن سنگینہ مسئلہ د لاء اینڈ آرڈر دہ۔ کہ
 چرتہ پہ دے صوبہ کبے لاء اینڈ آرڈر تھیک شی نو ستاسو Developments بہ
 ہم کیری، ستاسو معیشت ہم تھیک کیدے شی او ہر خہ کیدے شی خو سپیکر
 صاحب، دا خو داسے راروانہ دہ چہ خنگہ ہغہ مخکینے وہ۔ نو مونہ تاسو تہ

گزارش کوؤ، صرف پہ دوہ تہکو کنبے مونہر تاسو تہ ریکویسٹ کوؤ چہ مونہر تہ یو خو ورخے راکرئی چہ پہ ہغے کنبے بل بزنس نہ وی او صرف لاء ایند آرڈر باندے خبرے اوشی، نو دے د پارہ ستاسو دے چیئر تہ گزارش دے چہ مونہر تہ خلور پینخہ ورخے راکرئی چہ د دے ہاؤس ہر یو ممبر پہ دے لاء ایند آرڈر باندے خبرہ اوکری، خہ بہ تجویز درکری۔ چرتہ بہ خامئی وی، د ہغے د رکاوولو کوشش بہ اوکری او دا بل جی د خیبر بینک والا ہغہ مفتی صاحب تحریک التواء راغلی وہ، دا ڍیرہ اہمہ دہ او پہ صوبہ کنبے ڍیرہ پیچیدگی دہ، ہغہ ہم تاسو پہ ایجنڈہ باندے راولئی جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر، دے سرہ زہ یوہ خبرہ Add کومہ جی۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: خو دا، کوئسچنز آور، خرابیری، د دے ممبرانو تہولو تہائم خرابیری او
بیا زما د پریس ورونہرہ ہم ناست دی، نیمہ ایجنڈا پاتے شوہ او دوئی چہتی کرہ،
نن د جمعے ورخ ہم دہ جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: زہ بہ سیکنڈ اخلم جی۔

جناب سپیکر: دا تہول یو یو سیکنڈ غواپی جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: یو سیکنڈ جی۔

جناب سپیکر: او وائی جی، شاہہ زرا و وائی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سکندر خان شیرپاؤ کا مائیک آن کریں۔ یہ میرے خیال میں ایجنڈا بند کرتے ہیں، بس
آپ بولتے جائیں۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ستاسو ڍیرہ مہربانی۔ زہ جی صرف دا پکنبے Add
کول غوارم چہ دوئی خو پہ لاء ایند آرڈر باندے خبرہ اوکرہ، یقیناً دا ہم ڍیرہ اہم
ایشو دے خو دیکنبے ورسرہ ورسرہ دا کراچی کنبے چہ کوم د پختنو سرہ
صورتحال جوڑ شوے دے نو ہغے بارہ کنبے ہم کہ ورسرہ خہ خبرہ اوکرے شی۔
جناب سپیکر: ہغہ راروان دے، ہغہ ہم پہ ایجنڈا، وروستو۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: نو دغه به ہم ډیره بنه وی ځکه چه د دے خائے نه څه
Message لاری شی نو د هغه به بنه نتیجه وی۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب، د ساؤنډ سسٹم خراب دے، مونبر ته دا پته او نه
لگیده چه درانی صاحب څه خبره او کړه او سکندر شیرپاؤ ورور څه خبره او کړه؟
نو مهربانی او کړی چه د ساؤنډ سسٹم بالکل آف کړی چه د یو بل په خبرو باندے
پوهیرو، بند ئے کړی جی بیخی۔

جناب سپیکر: مائیک نه که بغیر اوشی، بیا به ریکارډنگ نه کپری۔

محترمہ نگهت یاسمین اورکزئی: سر، ریکارډنگ به ئے کپری دیکبے۔

جناب سپیکر: ستاسو د دے هاؤس نه یو پوښتنه کوؤ جی چه د لاء اینډ آرډر په باره
کبے اکرم خان درانی صاحب چه کومه خبره او کړه نو تاسو اجازت را کوئ چه د
منگل د ورځے نه په لاء اینډ آرډر باندے مونبره خبره شروع کړو؟ چه څوک د دے
په حق کبے وی نو هغوی د 'Yes' او وائی او چه کوم ئے په حق کبے نه دی،
هغوی د 'No' او وائی۔

(تحریک منظوری گئی)

جناب سپیکر: تهپیک شوه جی د منگل نه به په لاء اینډ آرډر باندے به بسم الله وایو۔

(تالیاں)

نشانزده سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: Qalb-e-Hassan Sahib, Question No. 95.

* 95 سید قلب حسن: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2007-08 میں تمام اضلاع کو Petty repair اور Class room

consume کیلئے رقم مختص ہوئی ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) تمام اضلاع کو جاری کئے گئے مذکورہ فنڈ کی تفصیل بتائی جائے، نیز اس میں ضلع کوہاٹ کے پرائمری سکولوں کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی اور کب ریلیز ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
 وزیر تعلیم (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔
 (ب) تمام اضلاع کو جاری کئے گئے مذکورہ فنڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع کا نام	Petty Repair	CRC
1	ایبٹ آباد	28.740(m)	10.090(M)
2	بنوں	20.48(M)	7.204(M)
3	بٹگرام	9.500(M)	3.536(M)
4	بونیر	12.970(M)	4.678(M)
5	چارسدہ	24.445(M)	8.984(M)
6	چترال	12.280(M)	3.950(M)
7	دیر لور	23.170(M)	8.324(M)
8	دیر اپر	13.245(M)	4.692(M)
9	ڈی آئی خان	27.020(M)	9.264(M)
10	ہری پور	23.215(M)	8.164(M)
11	ہنگو	7.775(M)	2.706(M)
12	کرک	17.420(M)	6.210(M)
13	کوہاٹ	18.010(M)	6.484(M)
14	کوہستان	10.270(M)	3.790(M)
15	کلی	17.100(M)	5.966(M)
16	ملاکنڈ	14.115(M)	4.864(M)
17	مانسہرہ	31.905(M)	10.970(M)
18	مردان	36.615(M)	13.308(M)
19	نوشہرہ	21.725(M)	7.676(M)

13.240(M)	37.490(M)	پشاور	20
9.818(M)	26.885(M)	صوابی	21
3.698(M)	10.050(M)	شائنگھ	22
10.510(M)	30.220(M)	سوات	23
2.514(M)	7.510(M)	ٹانک	24
170.640(M)	482.155(M)	ٹوٹل	

ضلع کوہاٹ کے پرائمری سکولوں (مردانہ) کے لئے 2381130 روپے اور پرائمری سکولوں (زنانہ) کے لئے 2001000 روپے مختص ہوئے ہیں۔

ٹوٹل	CRC	Petty Repair
2381130 روپے	581130 روپے	پرائمری سکول (مردانہ) 1800000 روپے
2001000 روپے	450000 روپے	پرائمری سکول (زنانہ) 1551000 روپے
4382130 روپے	1031130 روپے	کل رقم 3351000 روپے

پرائمری سکولوں (مردانہ) کے لئے رقم مورخہ 9 جون 2008 اور پرائمری سکولوں (زنانہ) کیلئے رقم مورخہ 12 جون 2008 کو ریلیز ہوئی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary question?

سید قلب حسن: سر، منسٹر صاحب تو ہیں نہیں، ایک سپلیمنٹری کونسل اس میں تھا کہ یہ 642 بلین روپے ایجوکیشن کی مد میں خرچ ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایجوکیشن کے ایک منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وہ جواب دیں گے۔

سید قلب حسن: اس میں چیک اینڈ بیلنس جو ہے، وہ نہیں ہے۔ بس یہ ذرا وضاحت کریں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سوال کا جواب بالکل واضح ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کونسل جو پوچھا ہے، میاں صاحب، آپ جواب دیں گے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جی بالکل، دسر دار صاحب د طرفہ؟ جی او۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، ایجوکیشن کا جواب آپ دیں گے۔

وزیر تعلیم: ذہ ور کوم۔ سر، یہ جن بیسیوں کا پوچھ رہے ہیں، وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو جاتے ہیں، انکی تفصیل ہم سے پوچھ رہے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت ہم ان کو بھیج دیتے ہیں، ان بیسیوں کا پوچھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب۔ دوبارہ جی۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب چھٹی پر ہیں۔ سید قلب حسن صاحب، کولسچن نمبر 131۔

* 131 سید قلب حسن: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ پی ایف۔ 38 کوہاٹ میں محکمہ تعلیم کے بنائے ہوئے کچھ سکولوں پر زمین مالکان کا قبضہ ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں پر قبضہ محکمہ کی کوتاہی کی وجہ سے ہے اور اس سے حکومت کو لاکھوں روپے کا نقصان اٹھانا پڑا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) حکومت ان سکولوں کو مالکان کے قبضہ سے واگزار کرانے کیلئے کیا اقدامات کر رہی ہے؛
 (2) مذکورہ سکول کب تعمیر ہوئے ہیں، نیز ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
 وزیر تعلیم (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی ہاں، ایک سکول ہے، جس کا نام گورنمنٹ گرلز مڈل سکول میروزئی ہے، یہ سکول 94-1993 میں تعمیر ہوا تھا۔ مالک زمین نے تین کنال زمین محکمہ تعلیم کوہاٹ کو بذریعہ اسٹامپ پیپر وقف کی تھی۔ مذکورہ سکول تعمیر ہونے کے بعد مالک زمین کی بہنوں نے محکمہ تعلیم پر عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا کہ اس زمین میں ہم حصہ دار ہیں لیکن ہم یہ زمین محکمہ تعلیم کو دینے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ اس دوران مالک زمین کا انتقال ہو گیا، عدالت میں کیس چلتا رہا اور بالآخر محکمہ کے خلاف ڈگری ہو گئی۔ اس وقت مالکان زمین مذکورہ عمارت یعنی سکول پر قابض ہیں، لہذا محکمہ تعلیم کی انتہک کوشش ہے کہ یہ مسئلہ متعلقہ ناظم و کونسلر کے ذریعے حل ہو سکے۔

(ب) چونکہ کیس عدالت میں دائر ہوا تھا، اسلئے محکمہ کسی بھی کارروائی نہ کرنے کا پابند تھا۔ اس وقت گرلز مڈل سکول میروزئی کی عمارت میں چل رہا ہے۔ مذکورہ عمارت یعنی گورنمنٹ گرلز مڈل سکول میروزئی پر مالکان زمین قابض ہیں، اسلئے کہ عدالت نے محکمہ تعلیم کے خلاف ڈگری دے کر فیصلہ دے دیا ہے۔

(ج) (1) اس سلسلے میں کمیونٹی کے لوگوں یعنی متعلقہ ناظم و کونسلر کو تعاون کرنے کی درخواست کی گئی ہے جو کہ زیر غور ہے۔

(2) مذکورہ سکول 94-1993 میں تعمیر ہوا اور اس پر تقریباً نو لاکھ روپے خرچ ہوئے تھے۔

Mr. Speaker: Any supplementary question.

سید قلب حسن: بالکل جی۔ سر، یہ کونسپن میں نے گزشتہ دور میں بھی کیا تھا اور اس کا بھی جواب آیا تھا۔ اب اس میں مسئلہ یہ ہے کہ یہ سکول 94-1993 میں بنا ہوا ہے اور اس پر مالکان زمین قابض ہیں، عدالت میں وہ رٹ کر لیتے ہیں اور ہمارے محکمہ کے لوگ وہاں پر نہیں جاتے، عدالت میں تو یکطرفہ ڈگری ہو جاتی ہے، تو میری گزارش یہ ہے کہ اس پر 1994 میں نو لاکھ روپے خرچہ آیا ہے، آجکل وہ خرچہ تقریباً ستر لاکھ ہے تو حکومت اس میں کچھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، جس شخص نے زمین Donate کی تھی، ہم نے اس پر تعمیر کی اور اس پر کام کیا لیکن اسکے رشتہ داروں نے، باقی جو رشتے دار تھے، وہ عدالت چلے گئے۔ عدالت نے مقدمہ چلنے کے بعد محکمہ کے خلاف ڈگری دی ہے، اس وجہ سے یہ مسئلہ بنا ہے۔ یہ تو آپ کو پتہ ہے عدالتی چیز ہے، ہم نے پوری پیروی کی ہے۔ انشاء اللہ آئندہ کوشش کریں گے کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی قلب حسن۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر، عدالت نے تو ڈگری کر دی ہے۔ اب اس کا کیا مطلب ہے کہ وہ جو پراپرٹی ہے، جو خرچہ گورنمنٹ نے کیا ہے، وہ ان لوگوں کو چھوڑ دیں؟ یا تو اس کو نوٹس دیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سکول ان کو بخش دیں؟ آپ کا مطلب یہ ہے کہ سکول ان کو بخش دیں؟

سید قلب حسن: ہاں، ان کا بھی مطلب ہے۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب، سپلیمنٹری کونسپن۔

جناب اکرم خان درانی: محترم سپیکر صاحب، گورنمنٹ لہ پکار دی چہ د عدالت پہ فیصلے باندھے عمل او کپری او کہ ہغہ خلقو تہ ہغوی خہ ایبئی وی، نو پیسے د ورکپری خکہ چہ دا مسئلہ خو بہ گورنمنٹ حل کوی۔ کہ تاسو گورنمنٹ تہ دا ہدایات ورکپری چہ کوم کورپٹ فیصلہ کرے دہ، د ہغے Implementation او کپری او پیسے د ورکپری چہ دا مسئلہ حل شی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، تہ اوس جواب ورکرہ۔

وزیر اطلاعات: زہ بخبنہ غوارمہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خیر دے، ساؤنڈ سسٹم خراب دے، بس ہم داسے خبرہ کوی جی تاسو۔

وزیر اطلاعات: بنہ جی، د ایجوکیشن منسٹر صاحب ناست دے خوباک صاحب چہ تلو نو ما تہ تے دا دغہ پریبنودو، نو زہ ہغہ ذمہ داری پورہ کوم۔ دوی چہ دا کومہ خبرہ اوکرہ چہ د Court decision مطابق کار اوشی، یقیناً چہ مونر کار کوؤ نو چہ د کورٹ کوم Decision دے، د ہغے مطابق کوؤ۔ ہلتہ یو Dispute دے چہ دا د استامپ پہ ذریعہ باندے شوے وو او کوم خلق چہ حقیقی مالکان دی، ہغوی جھگرہ جوڑہ کرے دہ۔ اوس پرابلم خامخا مونر تہ پروت دے۔ دوی چہ خنگہ وائی، ہغوی سرہ بہ کیبننو، ہم ہغہ رنگ بہ تے حل کرو۔ کہ خوک زمونر د طرفہ حاضری نہ کوی، حاضری بہ ہم کوی او د کورٹ فیصلے مطابق بہ کار ہم کوؤ۔

جناب سپیکر: سید قلب حسن۔

ارباب محمد ایوب خان (وزیر زراعت): سپلیمنٹری کونکسین۔

جناب سپیکر: جی ارباب صاحب۔

وزیر زراعت: جی دے بارہ کبنے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا زما خیال دے چہ ستاسو حلقہ کبنے بہ ہم وی، ڈیرو ٹاینو کبنے دی۔

وزیر زراعت: جناب سپیکر صاحب، ما تہ داسے یاد دی چہ 1985-86 اسمبلی کبنے یو بل پاس شوے وو چہ ڈیرا ہم، ضروری کارونہ چہ د پبلک د پارہ کبری مثلاً ہسپتال، سکولونہ، سرکونہ نو حکومت ہغہ وخت اسمبلی کبنے یو قرارداد پیش کرے وو او حکومت دا فیصلہ کرے وہ او عدالت تہ تے دا ریکوسٹ کرے

و وچہ د پبلک ورکس چہ کوم ڊیر زیات Important دی، دیکھنے حتی الوسع تاسو دا کوشش کوئی چہ Stay order مه ور کوئی څکه چہ ایجوکیشن Suffer کیری، هیلتھ Suffer کیری، Means of communication suffer کیری نو زہ ستاسو پہ خدمت کنبے دا ریکویسٹ کومه چہ ستاسو د طرف نہ کہ یوہ چتھی جستهس ته لاره شی چہ دا زمونہ کارونه بیا هسه Suffer کیری نہ۔

جناب سپیکر: پبلک انٹرسٹ کنبے داسے Decision مه ور کوئی چہ هغه Suffer کیری۔

وزیر زراعت: ڊیره مهربانی۔

جناب سپیکر: یہ سوال نمبر ذرا تیز بولیں، جو بھی سوال نمبر بولتا ہے، وہ رپورٹ حضرات کو سنائی نہیں دیتا۔ سید قلب حسن صاحب، آپ کا ہو گیا ہے جی۔ دوسرا کون کسجین ہے جی، سوال نمبر 142۔

* 142 سید قلب حسن: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کوہاٹ شہر میں گورنمنٹ ہائی سکول برائے طلباء و طالبات کی تعداد کیا ہے؛

(ب) مذکورہ سکولوں میں طلباء اور اسٹاف کی تعداد بتائی جائے، نیز ہر سکول میں کمروں کی تعداد کتنی ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکولوں کی تعداد آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہے؛

(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے سکولوں کی تعداد بڑھانے کے ضمن میں اب تک کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) کوہاٹ شہر میں گورنمنٹ ہائی سکولوں کی تعداد دس ہے جن میں چھ طلباء کیلئے اور چار طالبات کیلئے ہیں۔

(ب) مذکورہ سکولوں میں کمروں، اساتذہ اور طلباء و طالبات کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول	تعداد کمرہ	تعداد اساتذہ	تعداد طلباء
1	گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۱ کوہاٹ	34	53	1260
2	گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ کوہاٹ	33	65	1300
3	گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۳ کوہاٹ	30	52	1400
4	گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۴ کوہاٹ	22	23	411
5	گورنمنٹ کپری ہنسیو ہائی سکول کوہاٹ	30	49	1413

550	14	13	گورنمنٹ ہائی سکول بہرادی کوہاٹ	6
1100	50	22	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر ۱ کوہاٹ	7
975	28	21	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر ۲ کوہاٹ	8
440	20	22	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر ۳ کوہاٹ	9
378	16	12	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بہرادی کوہاٹ	10

(ج) جی ہاں، درست ہے۔

(د) حکومت ہر سال اے ڈی پی کے تحت نئے ہائی سکول تعمیر کرتی ہے لیکن کوہاٹ شہر میں مذکورہ سکولز کے علاوہ کوئی سکول تعمیر نہیں ہو سکا کیونکہ کوہاٹ شہر میں مفت زمین محکمہ کو دینے کیلئے کوئی تیار نہیں۔ اگر مفت زمین محکمہ تعلیم کو فراہم ہو سکے تو مذکورہ سکولوں کی تعداد کوہاٹ شہر میں بڑھائی جاسکتی ہے۔

Mr. Speaker: Supplementary question?

سید قلب حسن: اچھا جناب۔ سر، اس سوال کے جز (ج) میں میں نے پوچھا ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکولوں کی تعداد آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہے"، تو انہوں نے جواب اثبات میں دیا ہے۔ اب پراہلم یہ ہے کہ کوہاٹ سٹی میں وہی آٹھ، دس پرانے سکول ہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ریکارڈنگ نہیں ہو رہی ہے۔ جب ریکارڈنگ نہیں ہو رہی تو پرنٹ کیسے ہوگا؟
جناب سپیکر: نہیں، یہ رپورٹرز نوٹس لے رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: رپورٹر، سر؟ میرا مقصد یہ ہے کہ جب تک آپ کی ریکارڈنگ نہیں ہوگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ابھی آپ اس کمیٹی میں ہیں، اس کا حل ڈھونڈیں اب۔

جناب عبدالاکبر خان: کمیٹی تو بعد میں کام کرے گی۔

جناب سپیکر: ابھی کارروائی تو چلائی ہے کیونکہ تین دن سے ہم Suffer ہو رہے ہیں۔

سید قلب حسن: سر، میرا ضمنی کوشش اس میں یہ ہے کہ اگر قانون کے مطابق سکولوں کیلئے زمین مفت دی جاتی ہے، اب جو کوہاٹ سٹی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفت کوئی نہیں دیتا۔

سید قلب حسن: وہاں پر دس پندرہ لاکھ روپے کا ایک مرلہ ہے تو کیا اس کیلئے حکومت کوئی طریقہ نکالے گی؟

کیونکہ وہاں پر تو پھر سکول نہیں ہونگے۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: داسے دہ چہ دا خبرہ ربنٹیا دہ جی چہ حکومت سرہ دا آپشن مخکبے نہ وو، مفتہ زمکہ چہ بہ چا ور کولہ، ہلتہ بہ سکول جو ریڈو۔ ہم د دے مشکل د حل کولو د پارہ مونہر دا ضروری گنہر لے دہ، مونہر اوس پہ داسے خاینو کبے چہ چرتہ مشکل دے نو زمکہ د ہم واخلو او پہ ہغے د سکول جوہ کرو، دا ہم پہ ہغہ کیسونو کبے راخی چہ کوم نور کیہری، دا ہم پہ ہغے کبے کیہری۔
جناب سپیکر: شکریہ۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر، دیکبے ورسرہ یو کوئسچن زہ دا کومہ زما کوہات ستی د پارہ چہ آیا دوئی بہ ورتہ یو گرنز سکول او یو ہائی سکول دے کال اے پی پی کبے بہ واچوی؟

جناب سپیکر: میاں صاحب دا۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: داسے دہ جی چہ یو اکنامک پرابلم دے او ضرورت ئے شتہ دے نو مونہرہ ہم دا خبرہ کوؤ چہ د ضرورت مطابق بہ ورتہ Facility ور کوؤ۔

جناب سپیکر: صحیح شوہ، شکریہ۔ ڈاکٹر محمد خالد رضاز کوڑی صاحب، سوال نمبر 167۔

* 167 ڈاکٹر محمد خالد رضاز کوڑی: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں ہر کیٹیگری کی کافی آسامیاں خالی ہیں:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ڈل سکولوں کیلئے فزیکل ایجوکیشن ٹیچرز کی آسامیاں نہیں دی جا رہی ہیں:

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ فزیکل ایجوکیشن ٹیچرز اور ڈرائیونگ ماسٹرز کو پے سکیلز اپ گریڈیشن سے نظر انداز کیا گیا ہے:

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ اساتذہ کے سکیل اپ گریڈ کرنے میں کیا مشکلات درپیش ہیں: نیز حکومت مذکورہ اساتذہ کے سکیل کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی ہاں، درست ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ ان خالی آسامیوں پر تعیناتی ہوتی رہتی ہے، جیسا کہ ابھی ایس۔ ایس اور ایس۔ ای۔ ٹی کی آسامیوں پر ایک سال کی کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتیاں ہوئی ہیں۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) جی ہاں، درست ہے۔

(د) جناب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے ڈی۔ ایم اور پی۔ ای۔ ٹی اساتذہ کو مورخہ یکم اکتوبر 2007 سے اپ گریڈیشن کی منظوری دے دی ہے اور اس سلسلے میں محکمہ خزانہ صوبہ سرحد نے اعلامیہ جاری کر دیا ہے۔
جناب سپیکر: سپلیمنٹری کوئسٹن کوئی ہے؟

ڈاکٹر محمد خالد رضا زکوڑی: جی میرا سپلیمنٹری کوئسٹن یہ ہے کہ مڈل سکول۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب، ستاسو آواز خوزہ بالکل نہ آورم۔ د دوئی د پارہ شہ
Help او کپی۔ قلب حسن تھوڑا Help کریں ڈاکٹر صاحب کی۔

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: مڈل سکول میں فزیکل ایجوکیشن کی پوسٹیں ختم کی گئی ہیں اور پھر اس کے بعد آج تک بحال نہیں کی گئیں، ایک دو ضلعوں میں بحال کی گئی ہیں۔ عرض یہ ہے کہ یہ بائیس ضلعوں میں فزیکل ایجوکیشن کی پوسٹیں بحال کر رہے ہیں کہ نہیں؟

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: میرا بھی سپلیمنٹری ہے، پھر کٹھے جواب دے دیں نا۔

جناب سپیکر: جی۔

عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ آپ اگر سوال نمبر 167 میں دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فزیکل ایجوکیشن ٹیچرز کی بات ہو رہی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، ہاں بالکل وہی میں کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ انکی بحالی نہیں ہوئی۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو ان کا سپلیمنٹری ہے، میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ آپ اگر دیکھیں Up graded Scale میں لکھا ہے کہ 'DM (BPS 9) to BPS 15 one time only' اور نیچے پھر لکھا ہے کہ 'PET (BPS 9) to BPS 15 one time only' تو کیا منسٹر صاحب ارشاد فرمائیں گے

کہ 'One time only' کا کیا مطلب ہے؟

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی۔

قائد حزب اختلاف: پیر صاحب چه کومہ خبرہ او چتہ کرہ، دا ڍیرہ اہمہ دہ۔ صرف ٲول فرٹیئر کبے دوه ضلعو کبے خہ غلطی سرہ شوی دی چه دوه ضلعو کبے چه کوم سکولونہ دی، پہ هغه کبے دی۔ پی۔ ای۔ پوسٹونہ شتہ او باقی پہ بائیس اضلاع کبے دا پوسٹ ختم شوے دے نوکہ چرتہ دے دوه ضلعو کبے دے نو مہربانی داوشی او دے بائیس اضلاع تہ د دی۔ پی۔ ای۔ تی دا پوسٹ ورکری۔

جناب سپیکر: میاں صاحب، صرف دو ضلعوں میں یہ پوسٹیں بحال ہوئی ہیں، باقی بائیس اضلاع میں نہیں ہوئی ہیں، اس کا جواب دیں۔

جناب شاہ حسین خان: هغه دوه ضلعو کبے چه شتہ نو دے باقی کبے بہ دوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھیک شوہ۔ میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: او جی زہ جواب ورکوم۔ دا دوئی ربتنیا وائی، پی۔ ای۔ تی پوسٹونو باندمے Ban وو، دا ختم کرے شوے وو، بیا پہ خصوصی توگہ دوه ضلعو تہ اجازت ورکریے شو۔ مونرہ کوم فنانس والو تہ دا کیس استولے دے چه د هغه خائے نہ اجازت راشی نو مونرہ بہ هغه رنگ کوؤ چه خنگہ پہ هغه ضلعو کبے شوی دی، داسے بہ نورو کبے ہم کوؤ۔

سیر قلب حسن: سپیکر صاحب۔

قائد حزب اختلاف: دوئی وائی چه فنانس نہ اجازت راشی، نو فنانس نہ اجازت بہ مونرہ لہ میاں صاحب راخلی، د دوئی حکومت دے کنہ جی۔

وزیر اطلاعات: داسے دہ چه د حکومت پہ حیثیت درتہ وایم چه هغوی تہ مولیکلی دی نو داسے پہ هوا کبے نہ راخی چه راشی، نو خبرہ بہ پرے کوؤ او مونرہ بہ ئے کوؤ۔

جناب شاہ حسین خان: دا دوه ضلعے پہ هوا کبے راغلی دی؟ چه دا کوم دوه ضلعو کبے چه شوی دی، دا پہ هوا کبے راغلی دی؟

جناب سپیکر: بحث بہ ترینہ جو روئی، بحث ترے مہ جو روئی، بحث پہ کوئسچن باندمے نہ کیپی۔ ڍاکٹر خالد رضا پیر زکوری صاحب، کوئسچن نمبر 180۔

* 180 ڈاکٹر محمد خالد رضا کوڑی شریف: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کی مروت کی پی ایف۔75 میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز موجود ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو، تو مذکورہ حلقہ کے تمام پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد کتنی ہے، نیز ان سکولوں میں کتنے اساتذہ درکار ہیں اور موجودہ تعداد کتنی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) آیا صوبائی حکومت اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) حلقہ پی ایف۔75 میں موجودہ پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں اور ان میں درکار موجودہ اساتذہ کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(ج) جی ہاں، صوبائی حکومت اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے تمام EDOs (E&SE) کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ گریڈ 15 تک کی آسامیوں پر بلا کسی تاخیر مروجہ قانون کے مطابق تعیناتی عمل میں لائیں۔ ضلع کی مروت میں ضلعی سطح پر اساتذہ کی تعیناتی کیلئے اشتہارات ہوئے ہیں، عنقریب اساتذہ کی تعیناتی ہو جائے گی اور یہ مسئلہ کسی حد تک حل ہو جائے گا۔ محکمہ ہذا پہلے ہی ایس۔ ایس۔ ای۔ ٹی اور ایچ۔ ایم وغیرہ کیلئے ریکوزیشن پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد کو بھیج چکا ہے، تاہم اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے کنٹریکٹ بنیادوں پر 2799 ایس۔ ای۔ ٹی اور 478 ایس۔ ایس بھرتی کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کونسلجین اس میں کوئی ہے؟

ڈاکٹر محمد خالد رضا کوڑی: یہی کونسلجین ہے کہ مختلف سکولوں میں آسامیاں خالی ہیں، ان کو کیوں پر نہیں کیا جاتا؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرا سپلیمنٹری کونسلجین تھا کہ جو 'one time Upgradation, 'only' لکھا ہے، یہ جو گزشتہ کونسلجین تھا پیر صاحب کا، 'Upgradation of PET Teachers, اس

کا آخری جز تھا، اس میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ 'One time only' ہم کرتے ہیں، تو یہ 'One time only' سے کیا مطلب ہے؟

وزیر تعلیم: سر، اب آپ اگلے سوال پر آگئے ہیں اور یہ پچھلے سوال پر رکے ہوئے ہیں۔ منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے، اب نیا سوال شروع ہو گیا۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، نہیں سر، میرا سپلیمنٹری کوئسٹن ابھی تک قائم ہے۔ میں نے آپ سے اجازت لی تھی، آپ نے سپلیمنٹری کوئسٹن کی اجازت دی۔

وزیر تعلیم: سر، لیکن آپ نے منسٹر صاحب سے جواب لے لیا۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، یہ منسٹر صاحب ہیں، یہ جواب دے دیں کہ 'One time only' کا کیا مطلب ہے؟

وزیر تعلیم: سر، یہ جب اپنا سوال لے آئیں گے، تو اس سے پہلے یہ بحث کرتے نا۔ 'One time only' کا مطلب ان کو پتہ ہے اچھی طرح۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں نے تو سپلیمنٹری کوئسٹن کیا ہے۔

وزیر اطلاعات: تاسو جی ما تہ اجازت را کړئ۔

جناب سپیکر: پیر صاحب، بل خہ سوال خو نشته پکښے؟ بنه جی۔

جناب عبدالاکبر خان: زما سپلیمنٹری دے جی۔

وزیر تعلیم: پہ دے نوے سوال باندے؟

جناب سپیکر: بنه میاں صاحب، جواب ور کړئ جی۔

وزیر اطلاعات: د دے پیر صاحب سوال تہ مے پریردئ۔ داسے دہ جی چہ دا پیر

صاحب ر بنتیا خبرہ کوی، تولہ صوبہ کښے دا مسئلہ شته دے، اشتہارات شوی

دی، ایډورٹائزمنٹ شوی دے او دا کوم ځاینو کښے چہ د استاذانو کمے دے،

بهرتی به شی او دا کمے به پوره شی۔ باقی عبدالاکبر صاحب تہ دومره وایم چہ

دوئ وئیل نو د اپوزیشن خو ضرور نشته دے نو دا ډیره بنه خبرہ دہ چہ په هرہ

خبرہ کښے خو ټیکنیکل سرے دے، بنه پرے پوهیږی، که خہ خبرہ وی او مشکل

ئے وی، نومونږ به ورله حل کړو۔

جناب سپیکر: پہ شریکہ باندے کیننٹی، نو حل بہ ئے کرو جی۔ میاں صاحب وائی چہ ما سرہ کیننٹی، مونز بہ دا مشکل حل کرو۔ سردار نلو تہہ صاحب، سردار اورنگزیب نلو تہہ صاحب۔

مفتی سید جانان: میں ایک بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: بس وہ تو ختم ہوگی ہے۔ مفتی صاحب، چہ کومہ خبرہ ختمہ شی، بیا پہ ہغے کبنے پاسی مہ۔ سردار اورنگزیب نلو تہہ صاحب۔

* 165 سردار اورنگزیب نلو تہہ: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ایبٹ آباد میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں اساتذہ موجود ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں اساتذہ کی کمی ہے;

(د) اگر (ب) و (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) مذکورہ سکولوں میں موجودہ اساتذہ اور خالی آسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے;

(2) آیا حکومت مذکورہ خالی آسامیوں پر اساتذہ کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (جواب وزیر اطلاعات نے پڑھا): (الف) ضلع ایبٹ آباد میں 1250 پرائمری، 167 مڈل اور

191 ہائی سکول ہیں۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) زیادہ تر سکولوں میں اساتذہ موجود ہیں، تاہم بعض آسامیاں خالی ہیں۔

(د) (1) مذکورہ پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں موجودہ اساتذہ اور خالی آسامیوں کی تفصیل کیلچر

وائیز درج ذیل ہے:

خالی آسامیوں کی تفصیل

موجودہ اساتذہ کی تفصیل

کیلچر	مردانہ	زنانہ	کیلچر	مردانہ	زنانہ
ایس ای ٹی	39	—	ایس ای ٹی	360	215
سی ٹی	18	09	سی ٹی	676	347
ٹی ٹی	13	13	ٹی ٹی	171	106

09	09	اے ٹی		100	154	اے ٹی
05	22	ڈی ایم		99	151	ڈی ایم
26	09	پی ای ٹی		78	170	پی ای ٹی
07	05	قاری		24	87	قاری
162	252	پی ایس ٹی		1492	2375	پی ایس ٹی

(2) جی ہاں، حکومت خالی آسامیوں پر اساتذہ کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے۔ اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے تمام EDOs (E&SE) کو ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ گریڈ 15 تک کی آسامیوں پر بلا کسی تاخیر مروجہ قانون کے مطابق تعیناتی عمل میں لائیں۔ ضلع ایسٹ آباد میں پرائمری سکول ٹیچر کا کیس سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے بعد ہی تقریروں پر عملدرآمد ہو سکے گا، تاہم ضلعی سطح پر آنے والی اساتذہ کی دیگر آسامیوں پر مروجہ قوانین کے تحت بہت جلد بھرتیوں کا عمل شروع کیا جائیگا۔ محکمہ ہذا پہلے ہی ایس۔ ایس، ایس۔ ای۔ ٹی اور ایچ۔ ایم وغیرہ کیلئے ریکویزیشن پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد کو بھیج چکا ہے، تاہم اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے کنٹریکٹ بنیادوں پر 2799 ایس۔ ای۔ ٹی اور 478 ایس۔ ایس بھرتی کئے گئے ہیں۔ گریڈ 16 افسران کی گریڈ 17 میں ترقی کیلئے ڈی۔ پی۔ سی کی میٹنگ مورخہ 8 نومبر 2008 کو ہو چکی ہے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: گورہ دھر خیز یو خپلہ طریقہ دہ کنہ جی۔

مفتی سید جانان: نشتہ طریقہ جی، د پروں راسے مونر بار بار او درپرو او تاسو مونر تہ وخت نہ را کوی۔ دلته خلق تقریر ونہ کوی دوہ، دوہ گھنتیے او مونر تہ دوہ منتہ نہ ملا ویری۔ مونر خو عوامو دلته صرف ناستے لہ نہ یو راوستے چہ دلته کبے کیبننو۔

جناب سپیکر: دا گورہ بلے ورخے د پارہ تاسو لہ خلور، شپیر ایبنودے شوی دی چہ خومرہ بیا مو۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جانان صاحب۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: نن جی څلورمه ورځ ده، ديکبنے زمونڙ دوه منته حق نشته؟
جناب سپيکر: هغه د دے خپلو ملگرو نه تپوس اوکړئ، نو پرون نه زيات وخت تاسو
اغسته دے۔

مفتی سید جانان: زمونڙ د خپلے حلقے ټول سکولونه خالی دي، دلته مونږ چغے وهو
چه تعليم اهم شے دے، اهم شے دے۔۔۔۔۔
جناب سپيکر: نو تاسو ولے کوئسچن نه راوړئ؟ کوئسچن راوړئ کنه جی، لس
کوئسچنه راوړئ، شل راوړئ۔

ملک قاسم خان څنگ: پوائنٹ آف آرډر، پوائنٹ آف آرډر۔

مفتی سید جانان: ما خو مخکبنے راوړے وو کنه۔

جناب سپيکر: هغه جی خپلو کبنے دا فيصله اوکړئ تاسو۔

ملک قاسم خان څنگ: سر، ریکویسټ کومه، ریکویسټ کومه، د دے خبرے ریکویسټ
کومه۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: دومره د تکليف حالت کبنے زه دا هاؤس چلوم، لږ دے ته گورئ جی۔

ملک قاسم خان څنگ: زمونڙ سره ظلم دے، مونږ ته تکليف دے۔ زمونږ په ضلع کبنے
بهرتئ شوی دی، پرون چه پرويز خټک صاحب او وئيل چه اوپن خرڅے شوے۔

جناب سپيکر: اوس گوره، د هر يو خيز پراپر يو خپله طريقه ده کنه۔

ملک قاسم خان څنگ: د دے د منستير صاحب مونږ ته خپله يقين دهانی راکړی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپيکر: اکرم خان درانی صاحب، زما مدد اوکړه په دے سلسله کبنے، زه خو
نه پوهیږمه۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): ديکبنے جی که تاسو ما ته يو منت راکړی نو
زما په ديکبنے دا گزارش دے چه مونږ ساږه نو بجے دلته راوړسو او که تاسو
دا مهربانی اوکړئ که په دے حال کبنے څوک نه وی نو تاسو لس بجے اجلاس
شروع کوئ۔

جناب سپیکر: بس دا خو تاسو رول آف بزنس کمیٹی کنبے امنڈ منٹ کوئی، تاسو مشران بہ پکنبے کیننئی۔

قائد حزب اختلاف: نہ جی مقصد مے دا دے چہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہ اوس ہم تاسو دا اووئیل، ڍیرہ خائستہ خبرہ دہ نو دا تائم بہ ڍیر ملاؤ شی او دویم دا تریننگ بہ ہم ور کوئی چہ۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: بیا بہ دے خلقو تہ تائم ملاویری۔ اوس دو مرہ غتہ ایجنڈا دہ او د جمعے ورخ دہ نو زمونر بہ دا تاسو تہ گزارش وی چہ هر یو ممبر د لسو بجو نہ مخکنبے راخی او بیا مفتی صاحب او قاسم صاحب تہ زیات تائم ملاویری۔

جناب سپیکر: بالکل تھیک دہ جی۔ بنہ خہ تھیک شوہ، اوس ئے کوئی جی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

79 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر برائے سکولز و خواندگی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت طلباء و طالبات کو بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنے کیلئے اقدامات اٹھاتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت تعلیمی اداروں کی خطرناک عمارتوں کو دوبارہ تعمیر کرتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 2006-07 اور 2007-08 میں ایسی کن کن سکیموں کو شامل کیا گیا ہے؛

(ii) آیا حکومت گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکدرہ دیر پائین، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول خان پور دیر پائین،

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول دیر پائین اور گرلز ہائی سکول بڈنگولہ دیر پائین کی عمارتیں جو کہ محکمہ ورکس اینڈ

سروسز سے خطرناک قرار دی ہیں، کو دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم: (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) (i) سال 2006-07 اور 2007-08 میں ضلع دیر پائین کی جن سکیموں کو شامل کیا گیا ہے، ان کی

تفصیل درجہ ذیل ہے:

سال 2006-07:

1- آٹھ پرائمری سکولوں کا قیام: 2- سات پرائمری سکولوں کا ڈل تک درجہ بڑھانا: 3- چار ڈل سکولوں کا ہائی تک درجہ بڑھانا: 4- چار (شلٹر لیس) سکولوں کیلئے بلڈنگ تعمیر کرنا: 5- پرائمری سکولوں میں بارہ اضافی کمروں کی تعمیر: (6) ڈل اور ہائی سکولوں میں سولہ اضافی کمروں کی تعمیر: (7) تین ہائی سکولوں کی دوبارہ تعمیر: اور (8) ایک سوا سی بنیادی سہولیات کی فراہمی۔

سال 2007/08:

(1) گیارہ پرائمری سکولوں (مردانہ) کا قیام: (2) گیارہ پرائمری سکولوں: (3) چار پرائمری سکولوں کا ڈل تک درجہ بڑھانا: (4) چار ڈل سکولوں ہائی تک درجہ بڑھانا: (5) سکولوں میں چالیس اضافی کمروں کی تعمیر اور (6) دو ہائی سکولوں کی دوبارہ تعمیر۔

(ii) جی ہاں، حکومت ان سکولوں کو دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اے ڈی پی میں سکیم-Re، 'Construction of High Schools' منظور ہونے کی صورت میں ان سکولوں کو شامل کیا جائے گا۔

108 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن ملاکنڈ، چکدرہ میں مختلف کیڈر کی آسامیوں پر بھرتیاں ہوئی ہیں:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بھرتیاں میرٹ پر اور مردوجہ طریقہ کار کے مطابق کی جاتی ہیں: (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو یکم جنوری 2008 سے جون 2008 تک جس کیڈر کی بھی بھرتیاں ہوئی ہیں، ان کے اخبارات میں اشتہارات، ٹیسٹ، انٹرویو، میرٹ لسٹ وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز بھرتی شدہ افراد کے نام مع ولدیت، سکونت و مکمل پتہ بھی فراہم کئے جائیں؟ وزیر تعلیم: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن ملاکنڈ، چکدرہ میں چند آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ بھرتیاں میرٹ ہی پر اور مجوزہ طریقہ کار کے مطابق کی جاتی ہیں جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ سب سے پہلے اشتہار دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد موصول شدہ درخواستوں کی سکروٹنی کی جاتی ہے اور اہل امیدواروں کو سکریٹنگ ٹیسٹ کیلئے بلایا جاتا ہے۔ ٹیسٹ میں کامیاب

امیدواروں کو پریکٹیکل ٹیسٹ کے بعد شارٹ لسٹڈ امیدواروں کو انٹرویو کیلئے مدعو کیا جاتا ہے اور بالآخر ٹاپ پر آنے والے امیدوار کی تعیناتی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) جن آسامیوں پر بھرتیاں ہوئی ہیں، ان کی تفصیل اور مروجہ طریقہ مندرجہ ذیل ہے:
 کے۔ پی۔ او کی تین خالی آسامیوں پر تعیناتی سکریٹنگ ٹیسٹ میں حاصل کردہ نمبرات، تعلیمی قابلیت کے نمبرات (فرسٹ ڈویژن کے 10، سیکنڈ ڈویژن کے 6 اور تھرڈ ڈویژن کے 3 نمبرات) پریکٹیکل کے 10 نمبرات، انٹرویو کے 8 نمبرات میں سے حاصل کردہ نمبرات اور تجربہ کے نمبرات کو یکجا کر کے کی گئی ہے۔

چوکیدار کی تین خالی آسامیوں پر دو فور سز سے ریٹائرڈ افراد اور ایک سویلین کو تعینات کیا گیا۔ خاکروب کی خالی آسامی پر پہلے سے ڈیلی وٹج پر کام کرنے والے مقامی فرد کو تعینات کیا گیا ہے جبکہ ڈرائیور اور نائب قاصد کی آسامیوں پر تعیناتی کا مروجہ طریقہ کار نہیں اپنایا گیا۔ مشتہر شدہ اشتہار کے نمبرات 1 تا 8 ماسوائے نمبرات 4 پر تعیناتی تاحال نہیں کی گئی ہے کیونکہ متعلقہ آسامیوں پر مختلف عدالتوں بشمول ہائیکورٹ میں کیس زیر سماعت ہیں۔ تعینات کئے گئے تمام افراد کے نام، ولدیت و مکمل پتے ضمیمہ (الف) میں ملاحظہ ہو۔

119 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: (الف) آیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن چکدرہ میں مختلف کیڈر کی خالی آسامیوں پر نگران حکومت کے دوران امیدواروں سے درخواستیں طلب کی گئی تھیں، جن پر بعد میں ٹیسٹ اور انٹرویوز بھی کروائے گئے تھے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حال ہی میں مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کے احکامات جاری کئے گئے ہیں:
 (ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن چکدرہ میں ملازمین درجہ چہارم کی خالی آسامیوں پر خلاف پالیسی غیر مقامی افراد کو بھی بھرتی کیا گیا ہے:

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن چکدرہ میں مختلف کیڈر کی کل کتنی آسامیوں پر بھرتی ہوئی ہے;

(2) ہر کیڈر کیلئے امیدواروں کی لسٹ اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے، نیز جو افراد بھرتی ہوئے ہیں، ان کے نام مع ولدیت، سکونت، قابلیت اور میرٹ لسٹ میں پوزیشن کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم: (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ نگران حکومت کے دوران بذریعہ اشتہار درخواستیں طلب کی گئی تھیں جن میں صرف کے۔ پی۔ او، چوکیدار اور سوپر کی پوسٹوں پر ٹیسٹ اور انٹرویو ہو چکے ہیں۔
(ب) اوپر جز (الف) میں جن آسامیوں کے ٹیسٹ و انٹرویوز ہو چکے ہیں، ان آسامیوں پر تعیناتی کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔

(ج) ہاں، یہ درست ہے کہ بورڈ جس تحصیل میں واقع ہے، اس سے ملحقہ تحصیل یعنی ملاکنڈا، بجنسی کے گاؤں، ملاکنڈا اور تھانہ کے بالترتیب ایک ایک چوکیدار اور تیسرا چوکیدار مقامی تعینات کیا گیا ہے جبکہ بورڈ کے مسجد کا پیش امام بھی مقامی باشندہ نہیں ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) میں ملاحظہ ہو۔
(د) مختلف کیدر کی پوسٹوں جن میں تعیناتی کے احکامات جاری کئے گئے ہیں، کی کل تعداد دس ہے۔

121 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن چکدرہ، ضلع دیر لور کے قیام کے بعد بورڈ کو مختلف مدوں میں آمدنی ہوئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آمدنی سے بورڈ میں مختلف اوقات میں اخراجات بھی کئے گئے ہیں؛
(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہیں، تو بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن چکدرہ کے قیام کے بعد جون 2008 تک ہر سال کی آمدنی اور اخراجات کی تفصیل اور سیلنس الگ الگ بتائی جائے؟

وزیر تعلیم: (الف) جی ہاں، ہوئی ہے۔

(ب) جی ہاں، کئے گئے ہیں۔

(ج) چکدرہ بورڈ کی آمدنی اور اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (ب) میں ملاحظہ ہو۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: مندرجہ ذیل معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں:

جناب احمد خان بہادر صاحب نے 19 دسمبر کیلئے: میاں نثار گل صاحب، وزیر جیل خانہ جات نے 19

دسمبر کیلئے اور جناب قیصر ولی خان نے 19 دسمبر سے 28 دسمبر 2008 تک، Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: leave is granted.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، تاسو وئیلی وو چہ د کوئسچنز آور نہ پس بہ تاسو ما تہ د بل پیش کولو اجازت را کوئ۔

جناب سپیکر: اوس را غلو پرے جی۔ اوس خپل ریکویسٹ او کرہ، دا تائم دے، ہغہ بے تائمہ مہ پاسیرہ، تہ خو پرہا لکھا سرے بے۔

(شور)

ملک قاسم خان خٹک: مونبرہ ان پرہ یو شہ؟

آوازیں: ہم ان پڑھ ہیں کیا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دا زہ ہغوی تہ وایم، تاسو تہ نہ وایمہ جی۔۔۔۔۔

(شور)

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: رول (b) (2) 24 او رول 22 د رول 240 لاندے Suspend شی سر، او ما تہ د د بل Introduce کولو اجازت ملاؤ شی۔ زہ بہ بیا او وایم سر، چہ رول (b) (2) 24 او 22 د Suspend۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا گورہ پکار دی چہ دا تا ما لہ In writting را کرے وے، نو بیا ہم ہغہ خبرہ، تاسو ہسے خفہ کیری، زما خپلہ ہم دغہ حال دے جی۔ آیا معزز ایوان متعلقہ رول کو Suspend کر کے جناب ثاقب اللہ خان چمکنی صاحب کو بل پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

شرعی ترمیمی بل 2008 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move for leave of the House to introduce the N.W.F.P Shari (Amendment) Bill, 2008. Saqibullah Khan Chamkani Sahib.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊیرہ مہربانی، سر۔ ڊیرہ مہربانی ستاسو او زما ورونرو او خویندو، ڊیرہ مہربانی او تہ ہم۔ I request for the leave of the House to

Introduce the N.W.F.P Shari (Amendment) Bill, 2008. دے بان دے شہ

وئیل غواری؟

Mr. Speaker: The question before the House is that the leave may be granted to the Honourable Member to Introduce the N.W.F.P Shari (Amendment) Bill, 2008? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted. Now Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please introduce the N.W.F.P Shari (Amendment) Bill, 2008. Saqibullah Khan Chamkani, please-

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: I beg to introduce the North-West Frontier Province Shari (Amendment) Bill, 2008.

Mr. Speaker: Its stands introduced.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پیرہ مہربانی، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، ایجنڈے میں تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: دا پروئی ایجنڈہ کنبے وو کنہ جی۔

قرارداد

بابت استردادگی ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی پشاور آرڈیننس مجریہ 2008

Mr. Speaker: Item No. 8, Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his resolution regarding disapproval of the Defence Housing Authority Peshawer Ordinance, 2008, under Rule 111 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that this Assembly disapproves Ordinance No. 17 of 2008, promulgated by the Governor, NWFP, in pursuance of Article 128 of the Constitution. Am I allowed Sir, to speak on this?

جناب سپیکر: تہ ہغہ خپل Brief وایہ، Why not allowed جی؟

جناب عبدالاکبر خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں سمجھتا ہوں اور انتہائی افسوس ہے کہ یہ سسٹم خراب ہو گیا

ہے اور ریکارڈنگ بھی نہیں ہو رہی ہے۔ آج کا دن اس اسمبلی کا ایک انتہائی اہم دن ہے جناب سپیکر، اور آج

آپ نے ایک اہم رولنگ دینی ہے۔ جناب سپیکر، یہ ایک سپریم ادارہ ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ نیشنل اسمبلی

کے سپیکر نے بھی رولنگ دی ہے کہ پارلیمنٹ ایک سپریم ادارہ ہے، Even جو ڈیشری سے انہوں نے اس کو سپریم قرار دیا ہے تو میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ آج آپ بھی Supremacy جو اس ہاؤس کی ہے، اس کو برقرار رکھیں گے۔ جناب سپیکر، دنیا کے کسی بھی ڈیموکریسی میں سوائے Sub-continent کے کہیں بھی آرڈیننس کا ذکر نہیں ہوتا۔ جناب سپیکر، وہاں پر جو بھی حکومت Legislation کرنا چاہتی ہے، وہ پارلیمنٹ یا اسمبلی میں لاتی ہے اور اسمبلی سے پاس کرتی ہے چونکہ ہم انگریزوں کے غلام رہے ہیں اور انہوں نے شروع شروع میں خاصکر 1933 اور پھر 1935 ایکٹ کے تحت جناب سپیکر، انہوں نے Legislation کا Power اپنے پاس، ایگزیکٹو کے پاس رکھنے کی کوشش کی جو Subsequently پھر Constitution بنا، خواہ وہ انڈیا کا ہو، پاکستان کا ہو یا بنگلہ دیش کا ہو، اس میں یہ Provision ڈالی گئی اور یہ Provision جناب سپیکر، اسمبلی کو Overrule کرنے کیلئے، اس کو بائی پاس کرنے کیلئے نہیں تھی، آپ اگر دیکھیں تو آرٹیکل 128 جو پراونشل اسمبلی کے آرڈیننس سے متعلق ہے اور آرٹیکل 89 جو نیشنل اسمبلی کے آرڈیننس کے متعلق ہے، وہ بہت Clear ہیں، انہوں نے اس ہاؤس کی Superemacy کو برقرار رکھتے ہوئے ایگزیکٹو کو ایک ٹائم کیلئے اختیار دیا کہ آپ Legislation کر سکتے ہیں آرڈیننس کے ذریعے لیکن اگر آپ یہ Wording دیکھیں جناب سپیکر، "The Governor may, except when the Provincial Assembly is in session, if satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action".....

جناب سپیکر: یو منٹ، دا کوم Page دے؟

جناب عبدالاکبر خان: صفحہ نمبر 128۔ اب جناب سپیکر، یہ 'Immediate action' کا جو Word ڈالا گیا ہے تو اس میں یہ ہے کہ یہ اتنا فوری معاملہ ہو کہ اگر اسمبلی سیشن میں نہیں ہے اور حکومت کو ایک ضرورت پڑتی ہے ایک Legislation کیلئے تو وہ ایک Immediate action کے طور پر گورنر کو Advise کرتی ہے اور گورنر آرڈیننس کو Promulgate کرتا ہے اور وہ آرڈیننس کی حیثیت ایک Act of the Assembly کی ہوتی ہے کہ اس پر اسی دن کارروائی شروع ہو جاتی ہے جس دن گزٹ نوٹیفیکیشن میں آرڈیننس Promulgate کیا جاتا ہے جناب سپیکر، لیکن اس Ordinance کی promulgation کو یا اس Power کو جو ایگزیکٹو کو Legislation کا اختیار دیا گیا ہے، اس کو پھر Restrict کیا گیا ہے کہ یہ اس طرح نہیں کہ یہ آرڈیننس جاری ہو گیا تو گویا گورنر بادشاہ ہو گیا، اس

آرڈیننس کو Restrict کر کے اس پاور کو Restrict کیا گیا ہے۔ اب جناب سپیکر، پھر آپ نیچے جائیں،

“An Ordinance promulgated under this Article shall have the same force and effect or as an Act of the Provincial Assembly and Shall be subject to like restrictions as the power of the Provincial Assembly to make Laws, but every such Ordinance-“

سر، Shall be laid before the Provincial Assembly and shall stand repealed” جناب سپیکر، یہ Wording دیکھیں کہ یہ اسمبلی میں پیش کیا جائے گا اور اگر پیش کرنے کے بعد، It shall stand repealed at the expiration of three months, اگر تین مہینے کے اندر اندر اس قانون کو اسمبلی نے پاس نہیں کیا جناب سپیکر، تو یہ Repeal تصور کیا جائے گا، یہ مردہ تصور کیا جائے گا، یہ ختم تصور کیا جائے گا جناب سپیکر۔ اچھا اس کے ساتھ ایک اور پروویژن بھی ہے کہ

تین مہینے کے اندر اندر یعنی “If before the expiration of that period a resolution disapproving it is passed by the Assembly, upon the passing of that resolution” جو آج میں نے Move کیا ہے۔ سر، اس کا مطلب ہے کہ تین مہینے کے بعد تو اس کی Natural death ہے، یہ تو ختم ہو گا لیکن تین مہینے گزرنے سے پہلے ایک ریزولوشن کے ذریعے ایک مہینے کے بعد، پانچ دن کے بعد، دس دن کے بعد اگر یہ اسمبلی اس کو Disapprove کرتی ہے تو وہ آرڈیننس ختم ہو جاتا ہے۔ اب جناب سپیکر، میں اس آرڈیننس لیکن یہ جو جنرل ہے اور جو اکثر آرڈیننس میں ہے اور جس پر میں اپ کی رولنگ چاہوں گا، یہ دیکھیں جناب سپیکر، جو آرڈیننس ہے، آپ اس کی Wording کو دیکھیں

“This Ordinance may be called the Defence Housing Authority Peshawar Ordinance, 2008” اور اس کا جو دوسرا جز ہے “It shall come into force at once” دیکھیں سر، آپ اس Wording کو دیکھیں،

“It shall come into force at once and shall be deemed to have been taken effect with 14 September, 2008”۔

زندگی کی مدت، جس طرح وہ کہتے ہیں کہ 14 ستمبر سے اس آرڈیننس کو لاگو کیا گیا ہے، اس کی عمر، مطلب ہے کہ دیکھیں تو اب اگر 14 ستمبر سے آپ اس عمر کا حساب کرتے ہیں تو 14 دسمبر کو اس کی عمر ختم ہو جاتی ہے، 14 دسمبر کو یہ تین مہینے پورے ہو کے یہ آرڈیننس مر گیا، اب اس آرڈیننس پر کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔

اب اگر آپ From the date of promulgation سے اس کی عمر گنتے ہیں تو جو 4 نومبر ہے، تو

پھر 15 ستمبر سے لیکر 4 نومبر تک جو اس پر کارروائی ہوئی، اس کارروائی کی Legal, constitutional حیثیت کیا ہے؟ جب آرڈیننس کی عمر آپ 4 نومبر سے گنتے ہیں کہ جس دن آرڈیننس نکالا گیا تو پھر اس سے پہلے جو 14 ستمبر کو دوسرا آرڈیننس جو ختم ہو چکا ہے، وہ 14 ستمبر سے لیکر 4 نومبر تک جو کام اس پر ہوا ہے، اس کام کی قانونی حیثیت کیا ہے؟ اور اس کی قانونی حیثیت کچھ نہیں رہتی اور اس کی عمر اگر آپ 15 ستمبر سے Count کرتے ہیں، 14 ستمبر سے Count کرتے ہیں تو جناب سپیکر، 14 دسمبر کو اس کی عمر ختم ہو جاتی ہے۔ میں جناب سپیکر، آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ حکومت کو یہ ہدایت دے دیں کہ خدارا، خدا را اس اسمبلی کو مذاق نہ بنائیں اور اس پر ظلم، اس سے اوپر ظلم اور ہوا ہے جناب سپیکر، وہ جب یہ آرڈیننس پہلے پیش ہو اس اسمبلی میں، جب یہ آرڈیننس پہلی اسمبلی میں پیش ہوا تو اس ہاؤس نے اس کو سلیکٹ کمیٹی کو ریفر کیا۔ اب جناب سپیکر، اس کمیٹی کا چیئر مین Minister concerned ہوتا ہے، اب سلیکٹ کمیٹی کے جو رولز ہیں، ان میں یہ لکھا ہے کہ اگر تین مہینے کے اندر اندر یہ کمیٹی اپنی رپورٹ نہیں دیتی ہے تو پھر مطلب ہے، اس کی عمر جو تین مہینے جو اس کو ٹائم ملتا ہے، یہ ٹائم اسلئے ملتا ہے کہ یہ آرڈیننس کے Repeal سے پہلے پہلے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Shelf life تین مہینے ہوتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، اس کا مطلب ہے کہ یہ اسلئے دیا گیا ہے کہ اگر آرڈیننس آتا ہے اسمبلی میں، اسمبلی اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرتی ہے تو اسمبلی کی کمیٹی تین مہینے میں اس کی رپورٹ Finalize کر کے اسمبلی میں پیش کرتی ہے تاکہ یہ معاملہ ختم ہو جائے۔ اب ایک طرف تو وہ چیز ایک بل کی شکل میں آپ نے بھیج دی ہے سلیکٹ کمیٹی کو، دوسری طرف نیا آرڈیننس 4 نومبر کو نکالا گیا جسے آج آپ ہمارے پاس ہاؤس میں پیش کرتے ہیں اور آپ نے اس میں لکھا بھی ہے کہ The Minister concerned lay the Ordinance on the table، He is going to lay on the table the Ordinance which is promulgated on 04th of the November, 2008. اب دو حالتیں ہیں، اگر 4 نومبر کا ہے، تو میں نے جس طرح کہا کہ 15 ستمبر سے لیکر 4 نومبر تک جناب سپیکر، یہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ آرڈیننس کی عمر ایک دن کیلئے بھی زیادہ نہیں کر سکتے، تین مہینے کیلئے جو 'Shall' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے آئین میں، ان تین مہینوں سے ایک گھنٹہ بھی زیادہ نہیں کر سکتے تو 14 دسمبر کو اس کی مدت ختم ہو چکی ہے، یہ مر چکا ہے۔ اب ایک مرے ہوئے آرڈیننس کو اس اسمبلی میں کیسے پیش کیا جا سکتا ہے؟ جناب سپیکر، میں میرٹ پر بعد میں جاؤنگا، پہلے آپ

کو ہمیں اس پر رولنگ دینی چاہیے کہ جناب سپیکر، اس میں اور بھی Ordinances اس طرح ہیں، ایک اکیلا یہ نہیں ہے اور بھی Ordinances اس طرح کے ہیں، یہ ایک ٹیکنیکل بات ہے، میں آپ سے رولنگ چاہوں گا کہ جب آرڈیننس ختم ہو جاتا ہے، کیا اس کو دوبارہ اسمبلی میں As such پیش کیا جاسکتا ہے؟ اور کیا اس کی عمر اگر Enforcement سے شامل ہے، With effect start ہوتی ہے تو پھر یہ آرڈیننس ختم ہو گیا، اگر آپ رولنگ دیتے ہیں کہ With promulgation start ہوتی ہے تو From the day جو ایک Repeal ہوا ہے، جو گزشتہ آرڈیننس Repeal ہوا ہے یا 14 ستمبر سے لیکر 4 نومبر تک جو واقعات ہوئے ہیں، جو کام ہوا ہے، جو پیسہ خرچ ہوا ہے، اس کی آئینی اور قانونی حیثیت کیا ہوگی؟ جناب سپیکر: کیا ہوگی؟ لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): سپیکر صاحب، میرے خیال میں ایک Non issue کو Issue بنایا جا رہا ہے اس وقت اور یہ آئین میں Clear cut mandate ہے پریزیڈنٹ کا، گورنر کا کہ وہ جب سنجیدگی اور Satisfied ہو جائیں کہ ایسے Circumstances exist کرتے ہیں کہ Immediate promulgation of an Ordinance is necessary، تو ان کا اپنا ایک طریقہ کار ہے اور یہ ابھی سے نہیں، یہ جب سے پاکستان بنا ہے، آرڈیننس کے ذریعے ہی Promulgation ہوتی ہے، اس کے بعد یہ اس ایوان کا اختیار ہے جب اس کے سامنے وہ آرڈیننس بل کی شکل میں پیش ہوتا ہے، اس کے اوپر آپ کو مکمل اختیار ہے کہ آپ اس کو Approve کرتے ہیں، Disapprove کرتے ہیں، Amend کرتے ہیں، Vary کرتے ہیں، Resent کرتے ہیں، مکمل اختیار اس ایوان کا ہے تو آرڈیننس کے بارے میں یہاں پر جو اس قسم کے ایشوز اٹھاتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ پہلے جا کر یہ Constitution میں تبدیلی لائیں، Amendment لائیں، آئین سے آرڈیننس کو نکالیں تو اس کے بعد اگر آئین میں اختیار ہے گورنر صاحب کا اور He is satisfied, he has all the rights and powers and functions to do so. Retrospective effect کی بات ہوئی ہے جی تو یہ بھی اختیار ہے، اس اسمبلی کا بھی ہے اور جتنے بھی Legislative competence ہے گورنر صاحب کی اور پریزیڈنٹ آف پاکستان کی کہ Retrospective effect جو ہے، وہ لاء میں ہے، یہ آئین میں بھی ہے، قانون میں یہ چلا آ رہا ہے، اب سے نہیں۔ ہاں وہ چیزیں Retrospective effect میں اگر آپ کہیں کہ جی ایک چیز پہلے سے ہے اور ایک چیز قابل سزا نہیں

تھی اور ابھی آپ کہیں کہ پچھلے دس سال میں اگر کسی نے یہ کام کیا ہے تو اس کو سزا ملے گی، وہ جو ہے،
 That is unconstitutional لیکن اس کے علاوہ اگر Administrative ہے کوئی چیز اور اس کے
 Development Projects ہیں تو اس کو آپ Legislation کے ذریعے You have to
 criticalized اور یہ بالکل صحیح ہے کہ تین مہینے بعد اس کی Life time ختم ہو جاتی ہے تو لہذا اسی لئے جو
 Introduce کر رہے ہیں۔ Already جو Shape of a Bill ہے، Now تو اس میں کوئی
 Issue کی بات نہیں ہے۔ آرڈیننس جو ہے، It's very یہ روٹین کی باتیں ہیں اور اس کو ایسے ہی
 اچھا لاجا رہا ہے، میرے خیال سے اس کو Disapprove کریں۔ گزارش ہے میری اسمبلی سے کہ اس کو
 توجہ نہ دیں اور یہ ایوان، آپ نے اخباروں میں بھی دیکھا ہو گا جی، میں نے بھی اخباروں میں پڑھا ہے کہ
 سرحد اسمبلی کا ابھی تک جو ہے Legislation، انہوں نے Hardly دو تین بل ہی Approve کئے ہیں
 تو میرے خیال میں ہمیں اپنی پراگرس کو بھی دیکھنا چاہیے اور ہر چیز کے اوپر اعتراض برائے اعتراض جو
 ہے، It will speak for all of us یہ ہم سب کے اوپر ایک Speaks of us کہ ہم لوگ یہاں
 پر Legislation نہیں کر رہے ہیں اور یہاں پر صرف بحث ہوتی جا رہی ہے۔ میری گزارش تمام
 ممبران سے ہے کہ Kindly ایجنڈے کو Serious لیں اور جتنی بھی Legislation ہے، اس کو جلد از
 جلد نکالیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: یہ۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ جو نکتہ یہاں پر لائے ہیں، منسٹر صاحب سے بھی ہم نے سنا ہے، قابل منسٹر
 ہیں ہمارے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان۔ یہ ایڈوکیٹ جنرل صاحب کہاں ہیں؟ ایڈوکیٹ جنرل صاحب کہاں ہیں؟
 یہ زیادتی ہے، میں نے تین چار دن پہلے ان سے کہا تھا کہ اس دن موجود ہونا ضروری ہے۔ اسمبلی سٹاف کو
 کہیں کہ ان کو Call کر دے۔ انہیں موجود ہونا چاہیے۔ جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ اس ضمن میں میری یہ گزارش ہے کہ ممبر صاحب نے جو نکتہ
 اٹھایا ہے، وہ Basically a time period جو کہ Illegal تصور ہو گا تو کیا اسمبلی کی یہ پاور ہے؟
 اور وہ تو Exist ہی نہیں کرتا کیونکہ وہ 14 کو Lapse ہو رہا ہے۔ یہ پانچ دن کا جو Gap آئے گا، اس کی
 Legislation اور دوسرا سر، انہوں نے آپ سے رولنگ مانگی ہے تو میری سر، آپ سے یہ درخواست

ہوگی کہ پانچ دن تو Already اس Legislation میں Gap آ رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ ایک غلط رولنگ Haphazardly دیں اور ایڈوکیٹ جنرل صاحب بھی نہیں ہیں تو مہربانی کر کے اپنی رولنگ Reserve کر لیں اور فی الحال Legislation کو Defer کر دیں۔ In the mean while۔ آپ اس پر صلاح مشورہ کر کے دوبارہ اس کو اسمبلی میں لائیں۔

وزیر قانون: نہیں جی، میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی رولنگ کی بات نہیں ہے۔ یہ رول 111 جو ہے، ہماری اسمبلی کے جو رولز آف بزنس ہیں، اس کے تحت جو ہے، یہ Decision of the whole parliament ساری پارلیمنٹ کا، Majority کا Decision ہوگا Whether they want to approve or disapprove? تو رولنگ تب آئے گی جب ایوان سے اس میں Opinion آ جائے گی، جب، Decision of the Assembly is communicated، اس کے بعد جو ہے، اس کے مطابق آپ پھر رولنگ دینگے جی، Independently اس کے اوپر کوئی رولنگ نہیں ہے، سر۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر میں ایک اور بھی، عبدالاکبر خان، پہلے میں ایک اور بات پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اگر اس آرڈیننس کی عمر ختم ہے جس طرح آپ کا Claim ہے، تو پھر اس کا Disapproval notice بھی ختم ہوتا ہے چونکہ جب آرڈیننس نہیں ہے تو پھر Disapproval ہم کہاں سے لاسکتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، Disapproval تو میں نے ایک تو Retrospective effect کو دی ہے کیونکہ اس آرڈیننس کی بنیاد جو ہے سر، یہ Legislation کا، جو آرڈیننس کا اختیار ایگزیکٹو کو تین مہینے کیلئے دیا گیا ہے، اس کے پیچھے کوئی مقصد ہوتا ہے۔ وہ مقصد یہ ہے کہ اگر Immediate action کی آپ کو ضرورت پڑتی ہے تو You will have to take immediate action۔ اب اگر سر، میں اس طرح Pretend کروں کہ آج حکومت بغیر کسی قانون کے یہ کام شروع کرتی ہے اور چار، پانچ، چھ مہینے کے بعد اسمبلی میں یا آرڈیننس کی شکل میں یا بل کی شکل میں کوئی قانون لاتی ہے تو اس کو چار، پانچ مہینے کا اختیار آپ نے، اس اسمبلی نے کس حیثیت میں حکومت کو دیا؟ یہی میرا پوائنٹ ہے کہ یہ ان ایگزیکٹو کو کس طرح کا اختیار آ گیا کہ ان کی مرضی سے وہ قانون بنائیں اس کو بائی پاس کر کے، اس Legislator کو بائی پاس کر کے آپ قانون بنائیں؟ تو جناب سپیکر، پھر ہمارا تو بنیادی کام ہی Legislation ہے۔ اگر ہم سے وہ اختیار بھی یہ چھین لیتے ہیں کہ وہ خود باہر سے بغیر کسی آرڈیننس، بغیر کسی بل کے، بغیر کسی قانون کے آج یہ کام شروع کر لیتے ہیں اور پھر چھ مہینے کے بعد کہتے ہیں کہ With effect from فلاں، تو یہ چھ مہینے پہلے

آپ نے جو کام کیا، تو اس Legislator کو، اس ہاؤس کو تو بانی پاس کر دیا، آرڈیننس بھی نہیں لائے، بل بھی نہیں لائے، کام بھی شروع کر دیا اور With effect from تو بنیادی میرا جو پوائنٹ تھا، وہ Retrospective effective تھا لیکن اب Unfortunately جو اس بل کا ٹائم ہے، وہ اسمبلی کا اجلاس بلانے سے پہلے ہی ختم ہو چکا ہے، یہ تو جیسے ہی آرڈیننس آیا اور میں نے اس میں 'Retrospective effect' دیکھا، اسلئے جناب سپیکر، خدارا اس ہاؤس کی Supremacy کا خیال رکھیں۔ آج اگر آپ ایگزیکٹو کو یہ اختیار دینگے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور دوسرا، یہ جو ایک آرڈیننس تھا، یہ لاء ریفارمز کمیٹی کو ریفر ہوا تھا، سلیکٹ کمیٹی کو نہیں تھا اور پی اے سی کی وجہ سے لاء ریفارمز کی میٹنگ نہ ہو سکی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں بتاتا ہوں۔ There is a lot یعنی Hundred times difference between a Bill, ordinarily Bill is presented by either the Government or a private Member. اس میں یہ ہوتا ہے کہ وہ اس پر کام شروع نہیں کر سکتے، جب تک کہ وہ بل ایکٹ نہیں بن جاتا لیکن آرڈیننس کے تحت جو بل آتا ہے، اس پر آپ فوری کام اسی دن سے کام شروع کر سکتے ہیں۔ تو وہ جو آپ کے رولز میں لکھا ہے کہ جو بل ہے، وہ Lapse نہیں ہو گا۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ چونکہ اس پر کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے، وہ تو ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Okay, okay. آرڈیننس 31 اکتوبر 2008 کو Promulgate ہوا ہے، آرٹیکل 128 میں واضح ہے۔۔۔۔۔

Al-Haj Habib ur Rehman Tanoli (Minister for Revenue): Sir, it shall come into force at once and shall be deem to have taken effect on.....

جناب عبدالاکبر خان: یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

Minister for Revenue: 7 October.....

جناب عبدالاکبر خان: یہ کونسا آپ پڑھ رہے ہیں۔

وزیر مال: یہ جو Land Laws آپ نے جو کہا ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں Land Laws کو تو نہیں کر رہا ہوں، یہ تو ہاؤسنگ اتھارٹی ہے۔ (تمتہ)

جناب سپیکر: وہ Land Laws نہیں ہیں۔ جی تنولی صاحب، بیٹھ جائیں۔ ابھی یہ دوبارہ مجھے Repeat کرنا ہے۔ آرڈیننس جو 31 اکتوبر 2008 کو Promulgate ہوا ہے اور آرٹیکل 128 واضح ہے،

From the date of promulgation سے تین مہینے گئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں Detailed ruling میں بعد میں دونگا لیکن ابھی اس کے تین مہینے 30 دسمبر 2008 کو پورے ہونگے۔

Thank you, Abdul Akbar Khan. اس میں Detailed ruling میں بعد میں دونگا،
The motion before the House.....

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں نے تو میرٹ پر بات نہیں کی ہے، میں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی دوبارہ بات کریں گے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، سر۔

جناب سپیکر: بسم اللہ، بسم اللہ پڑھیں۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو صرف آپ نے رولنگ دے دی کہ یہ From the date of

promulgation ہوگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہوگی۔

جناب عبدالاکبر خان: With effect from جو ہوگا، وہ ختم ہوگا۔

جناب سپیکر: آپ اس پر بات کریں، ابھی بسم اللہ پڑھیں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ جس طرح آپ نے کہا کہ یہ لاء ریفارمز کمیٹی کو دیا گیا ہے تو اس کی

جیثیت تو ختم ہو گئی کیونکہ آج منسٹر دوبارہ اس کو Introduce کر رہے ہیں۔ آپ ذرا دیکھیں جی اس میں

اس کے بعد لکھا ہے کہ "جناب وزیر ہاؤسنگ، دی ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی پشاور آرڈیننس، 2008، کو ایوان

میں پیش کریں گے"، یہ آرڈیننس جو ہمارے پاس ہے، یہ جو آپ نے ڈیٹ بتائی ہے، اسی ڈیٹ سے تو یہ

آرڈیننس پیش کریں گے، اسلئے جو لاء ریفارمز کمیٹی کو ریفر ہوا ہے، وہ Infructuous ہو چکا ہے، ختم ہو چکا

یا تو پھر یہ ہے کہ یہ آرڈیننس لاء ریفارمز کمیٹی کو دوبارہ ریفر ہو جب اس کا Consideration stage

آجائے لیکن اس وقت آپ یہ ہاؤس بھول جائیں کہ وہ آرڈیننس جو بل کی شکل میں لاء ریفارمز کمیٹی کو سپرد

ہوا تھا، وہ واپس نہیں آسکتا کیونکہ وہ فریش آرڈیننس یہاں پر ہاؤس میں لیکر آئے ہیں۔ جناب سپیکر، میں

سمجھتا ہوں کہ جس طرح پہلے اس نوعیت کا وہ آرڈیننس لاء ریفارمز کمیٹی کو بھیجا گیا ہے، اسلئے اگر آپ یہ

آرڈیننس بھی اسی کمیٹی کو بھیج دیں، مطلب ہے کہ اگر آپ نے رپورٹ نہیں دی ہے تو چونکہ لاء ریفارمز

کمیٹی تین مہینے سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی Claim تو نہیں ہوئی نا۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، ابھی میرا مطلب ہے کہ اگر یہ لے کر آئیں گے تو یہ نیا آرڈیننس لے کر آئیں گے، پرانا والا تو ختم ہو چکا ہے۔ جب یہ نیا لیکر آئیں گے، تو اس کا مطلب ہے کہ پرانے کی حیثیت تو ختم ہو چکی۔
جناب سپیکر: نہیں، یہ Disapproval کا Stage drop کر لیں؟
جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ہم جی گورنمنٹ سے اپیل کرتے ہیں کہ ہم اس کو لاء ریفرمز کمیٹی کو آپ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: Disapproval چہ دے جی، No compromise on that اس کے اوپر ایوان سے رائے لی جائے۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: وہ کیا کر رہا ہے، آپ Disapproval پر آ جائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: زما مطلب دا دے چہ کہ گورنمنٹ کہ فریش بل لاء ریفرمز کمیٹی تہ ور کولو بانڈے تیار وی نوزہ دا خپل Disapproval resolution واپس اخلم۔

جناب سپیکر: تہ تے بیا واپس اخلے؟

جناب عبدالاکبر خان: او جی۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب خہ وائی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: مونبرہ خو دا غوارو جی چہ خپل Legislative process چہ کوم دے، دا مونبرہ Expedite کرو جی۔ کمیٹی تہ کہ دا تلی دی، دا اوس ہریو بل چہ مونبرہ کمیٹی تہ داسے لیرو جی، دا دیفنس ہاؤسنگ اتھارتی چہ کوم آرڈیننس دے، دا خود 2007 نہ راروان دے جی، زما خودا گزارش دے جی چہ دا ایوان خو بہ آخر Legislation ہم کوی کنہ، کہ زمونبرہ دغہ شان یو ممبر صاحب راپاسی او دا ہر خہ کمیٹی تہ خی او بیا کمیٹیو کنبے پہ میاشتو، میاشتو دغہ شان پراتہ وی، نو دا خو جی مطلب دا دے چہ We will have no progress at the end of the year. دا بہ خہ کوؤ جی؟ مونبرہ خو دا وایو چہ یرہ جی دا

Straightaway دستخط شی، دا We will lay او زما دا گزارش دے چہ کمیٹی
تہ د دانہ عی جی۔

جناب سپیکر: نو Laying نہ دے شوے، زہ کمیٹی تہ خہ اولیہم؟ ہغہ خو بل خہ
Disapproval باندے وائی چہ تاسو نوے بل راوہے نو زہ پہ ہغے تہ زور نہ
ور کومہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یرہ جی مونہ بہ خیلہ کوؤ، دوئی بہ خیلہ کوی جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ایم پی اے صاحب خو جی، کہ ما تہ اجازت وی نو جی۔۔۔
جناب سپیکر: جی، جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس میں سر، ایم پی اے صاحب نے تو یہ کہا ہے Conditionally کہ میں
Disapproval کو واپس کرتا ہوں، اگر گورنمنٹ Agree کرتی ہے کہ اس کو بھی لاء ریفرنز کمیٹی کو بھیج
دیں اور جہاں تک سر، منسٹر صاحب کا یہ کہنا ہے کہ Legislation ٹائم لے گا تو Legislation تو سر،
سالوں بھی لے سکتی ہے کیونکہ یہ ڈیفنس ہاؤسنگ، ایک Parallel already آپ کی ہاؤسنگ اتھارٹی
ہے اور ڈیفنس ہاؤسنگ اسی ایریا میں آپ اگر ایک Parallel لائیں گے تو اس کیلئے یقیناً ٹائم تو لگے گا اور
دوسرا سر، لاء ریفرنز کمیٹی کو آپ Head کرتے ہیں، یہ تو پھر آپ کی ذات پر ایک قسم کا عدم اعتماد ہو گیا۔
جناب سپیکر: نہیں، وہ تو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں ہم Busy تھے، ڈیڑھ مہینہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی چل رہی
تھی تو۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، میں کہہ رہا ہوں کہ لاء ریفرنز کمیٹی کو انہوں نے ریفر کیا تھا،
گورنمنٹ Agree تھی تو اس بار بھی وہ فریضہ لیاں دے دیں اور اس کو Defer کر دے تاکہ یہ بد مزگی بھی
ختم ہو جائے اور Division بھی نہیں آئے گی اور یہ Disapproval کانٹنس بھی واپس لے لیں گے۔
جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: نہ جی یہ Disapproval باندے کہ ووٹنگ کوئی نو اوکری
جی خکہ چہ We will not agree to sending it in a

Mr. Speaker: The question is that the resolution moved by the
Honourable Member may be adopted? Those who are in favour of
it may say 'yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

آوازیں: ووٹنگ پرے اوکریں۔

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may stand up. Secretary to please count. Now those who are against it may stand up and Secretary to count.

(The motion was rejected)

(Applause)

Mr. Speaker: The resolution is dropped. The honourable Minister for Housing, NWFP to please lay on the table of the House the Defence Housing Authority Peshawar Ordinance, 2008. The Honourable Minister for Housing, please.

آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

جناب امجد خان آفریدی (وزیر ہاؤسنگ): شکریہ، سپیکر صاحب۔ 'دی ہاؤسنگ اتھارٹی پشاور آرڈیننس مجریہ 2008' پہ ایوان کب سے پیش کوم۔

قرارداد

بابت استردادگی اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور آرڈیننس مجریہ 2008

Mr. Speaker: It stands laid. Item No. 10. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his resolution regarding disapproval of Islamia College University Peshawar Ordinance, 2008, under rule 111 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker, I beg to move that this House disapproves the Islamia College University Peshawar Ordinance, 2008.

جناب سپیکر، میرے خیال میں اس پر تو گورنمنٹ ہم سے Agree کر چکی ہے اور میں Disapproval کی جو ریزولوشن ہے، ایک طرح سے میں گورنمنٹ کی Approval سے لایا ہوں کہ جب یہ پچھلی دفعہ اسمبلی میں پیش ہوا تو آپ نے اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا اور سلیکٹ کمیٹی میں وہاں پر جو اسلامی یونیورسٹی کے لوگ تھے، منسٹر صاحب اس کو چیئر کر رہے تھے تو اس میں یہ فیصلہ ہوا اور Minutes بھی آپ کے سامنے ہیں کہ ہم اسلامیہ کالج یونیورسٹی کی بجائے Upgradation of Islamia College Bill اس اسمبلی میں لے آئیں، مطلب یہ ہے کہ جب گورنمنٹ، ایک تو میرا پہلا

پوائنٹ آف آرڈر جو ہے، یہ بھی اسی طرح ہے کیونکہ جون سے، ستمبر سے، یہ Indemnity مانگ رہے ہیں اور دوسرا جو سلیکٹ کمیٹی میں ہے کہ گورنمنٹ اس پر Agree کر چکی ہے، سارے ممبرز کے دستخط اس پر پڑے ہوئے ہیں کہ ہم بل لائیں گے، 'Upgradation of Islamia College' not 'University'، اس میں Upgradation of Islamia College ہے تو میرے خیال میں پھر تو اس آرڈیننس کو ختم ہونا چاہیے۔

Mr. Speaker: Minister for Higher Education, please.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکر یہ، جناب سپیکر۔ ہم نے نوٹس آپ کی خدمت میں اس سبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروادی ہے سر۔ پچھلے سلیکٹ کمیٹی کو آپ نے کیس ریفر کیا تھا، اس میں کچھ ٹیکنیکل مسائل تھے جس کی وجہ سے ہم اس پر جس طریقے سے آپ کا حکم تھا، کام نہیں کر سکے لیکن سر، میں ابھی جو Disapproval کیلئے کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: عبدالاکبر خان صاحب، میں تعلیم کے حوالے سے یہ بات کرنا چاہتا ہوں، میں تین، چار باتیں کرنا چاہتا ہوں، اس پورے معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ اسلامی یونیورسٹی کیلئے 'این۔ او۔ سی' ہمیں مل گیا ہے ہائیر ایجوکیشن کمیشن سے، جون 2008 سے یہ یونیورسٹی کام کر رہی ہے۔ اس کیلئے ہم نے وائس چانسلر صاحب کو Nominate کر دیا ہے، وہ اپنا کام کر رہے ہیں اور سر، اتنی ڈیمانڈ ہے کہ پانچ ہزار ایک سو پچیس درخواستیں موصول ہوئی ہیں ایڈمیشن کیلئے اور دو ہزار بچے اور بچیاں اس میں پڑھ رہے ہیں۔ فرسٹ ڈویژنرز کو ہم جگہ نہ دے سکے، اتنا پریشر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تو ادھر، میں معذرت کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ اس پر بات کرتے ہیں کہ Already۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، مجھے بات مکمل کرنے دیں، میں اس پہ آ رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، Already سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ آپ کو پیش کر دی گئی ہے، اس کا آخری جو سیکشن ہے، آپ اس کو پڑھ لیں پھر اس کی ضرورت نہیں ہوگی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جس آرڈیننس کے بارے میں عبدالاکبر خان بات کر رہے ہیں، اس کے بارے میں میں نے نوٹس جمع کر دی ہے، وہ جب آئیگا تو اس پر بات کریں گے، ابھی جس آرڈیننس کی

Disapproval کیلئے یہاں یہ کہہ رہے ہیں، میں اس کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ سب

یونیورسٹیوں کو یہ بند کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ مان رہے ہیں، خود مان رہے ہیں۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں بالکل نہیں مان رہا ہوں، یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ جب آپ کے پاس آئیگی تو تب

بات کریں گے۔ سر، ان کو کہیں کہ مجھے ڈسٹرب نہ کریں۔

جناب سپیکر: آپ ان کو ڈسٹرب نہ کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میرٹ کا یہ کیوں بھول رہے ہیں؟ Already انہوں نے دستخط کر کے

رپورٹ آپ کو دی ہے۔

جناب سپیکر: کس نے؟

جناب عبدالاکبر خان: منسٹر صاحب نے۔ ایک تو سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ ہے، وہ آپ کے سیکرٹریٹ کو دی

گئی ہے، سارے ممبر نے تقریباً اس پر دستخط کر دیے ہیں، اس کا آخری جو پیرا گراف ہے، اس میں لکھا ہے

کہ “All the Committee members agree. The Bill will be presented to

the Provincial Assembly for the upgradation of Islamia College,

بات ختم ہو گئی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، وہ جب آپ کے سامنے آئیگی تو بات کریں گے، اس سے پہلے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، کلیر کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس ہاؤس میں جب نہیں ہوگی تو بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ہاؤس میں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جب ہاؤس میں آئے گی تو اس وقت بات کریں گے اس پر۔ میں تو کہہ رہا ہوں کہ

یہ کیوں بچوں کے مستقبل کے ساتھ مذاق کرنا چاہتے ہیں؟ روز اخباروں میں بات آتی ہے کہ یونیورسٹی غیر

قانونی طور پر چل رہی ہے، سٹوڈنٹس اس میں پڑھ رہے ہیں، ابھی ان کے Exam آنے والے ہیں First

terms کے اور ہم ادھر بیٹھ کر ان کا مستقبل برباد کرنا چاہتے ہیں؟ ہندوستان کی یونیورسٹیوں کی تعداد

کو دیکھیں، کہاں پہنچ گئے ہیں وہ لوگ اور ہم اپنے پاس، اگر ڈیمانڈ نہ ہوتی، یہاں Mushroom

growth ہے پرائیویٹ سیکٹر میں یونیورسٹیوں کی، آپ نہیں چاہتے کہ وہ بچے جو میرٹ پہ آتے ہیں،

Afford نہیں کر سکتے، انہیں ہم گورنمنٹ سیکٹر میں تعلیم دے سکیں اور سر، اب بھی میری یہ گزارش ہے کہ سارے قانون اور جتنی Technicalities ہیں پاکستان میں، کوئی بھی کیس ہوتا ہے، پہلے اس کی Technicalities پہ بات کرتے رہتے ہیں۔ تعلیم کے حوالے سے گزارش ہے کہ یہاں پہ آپ Technicalities پہ نہ جائیں، میری چھوٹی سی گزارش ہے، میں لاء کو اتنا نہیں سمجھتا لیکن مجھے بتائیں کہ آپ نے 'این۔ آر۔ او' پہ کتنے Irregularities exonerate کیے تھے، اگر آپ ادھر آرڈیننس کروا رہے ہیں کہ دس سال پہلے لوگوں کے خلاف جو کیسز تھے، وہ ڈراپ کروالیں؟ میری گزارش ہے کہ اس کو ڈراپ کیا جائے جو ان کی ریزولوشن ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں Personal explanation پر بول رہا ہوں۔ جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے جو باتیں کیں کہ ہم نہیں چاہتے ہیں، آپ ایک یونیورسٹی بنانا چاہتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ سو یونیورسٹیاں بنائیں لیکن جس جگہ پر ضرورت ہے، اس جگہ پر بنائیں، ایک اور دوسرا جناب سپیکر، انہوں نے یہ الزام لگایا کہ اخباروں میں آتا ہے کہ غیر قانونی ہو رہا ہے، اب جناب سپیکر، یہ جب خود کہتے ہیں، اس آرڈیننس میں یہ خود کہتے ہیں کہ "It Shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect from 15th September 2008", جو پہلا آرڈیننس تھا 15 جون والا، وہ 15 ستمبر کو ختم ہو گیا تو یہ جناب سپیکر، نومبر میں، 15 ستمبر سے لیکر 4 نومبر، اس آرڈیننس میں میرے خیال میں 4 نومبر ہے، ہاں 4 نومبر ہے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں گزارش کرتا ہوں کہ میں اس کا Effect دے رہا ہوں کہ 4 نومبر تک اس آرڈیننس میں ہے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میرے پاس 4 نومبر تک ٹائم ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں Personal explanation پر، انہوں نے الزام لگایا ہے کہ ہم نے اخباروں میں دیا ہے کہ یہ غیر قانونی ہے۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اس طرح نہیں کہتا، یہ بحث کرتا ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میں ثابت کرتا ہوں، میں بہ بانگ دہل کہتا ہوں کہ ہاں، میں نے کہا ہے اور میں ثابت کرتا ہوں کہ جہاں آپ 15 ستمبر کو Effect دے رہے ہیں تو 4 نومبر سے 15 نومبر تک جو کاروائی اس یونیورسٹی کی ہوئی، وہ سارے غیر آئینی ہے اور غیر قانونی ہے۔ کوئی اس کو چیلنج کرتا ہے، کوئی کورٹ میں جا کر چیلنج کرتا ہے، میں اس کیلئے تیار ہوں۔

(تالیاں)

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر۔
جناب سپیکر: جی، درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، عبدالاکبر خان چہ کومہ خبرہ کوی، حقیقت دا دے چہ اسلامیہ کالج پہ دے صوبہ کبنے او پہ پورہ دنیا کبنے یو حیثیت لری۔ یو خو سلیکٹ کمیٹی د ہغے فیصلہ کرے دہ چہ د دے اپ گریڈیشن د اوشی او د یونیورسٹی ضرورت نہ شتہ دے۔ اوس کہ تاسو یو سلیکٹ کمیٹی جو رہہ کپری او ہغہ تاسو تہ یو رپورٹ در کپری او پہ ہغے باندے عمل نہ وی نو بیا خود ہاؤس توہین دے، د دے اسمبلی توہین دے نو مقصد مے دا دے جی چہ یو خو پہ ہائر ایجوکیشن کبنے ہلتہ د ایم۔ اے، ایم۔ ایس۔ سی کلاسونہ پہ اسلامیہ کالج کبنے شتہ دے، زمونر پہ دغہ کبنے دا نہ راخی۔ زما پہ وخت کبنے بہ ئے ڊیر کوشش کوؤ، نثار خان د ہغے پرنسپل وو، ما تہ بہ راتلو۔ ما ہغہ واپس کرے وو چہ د دے تاسو خپل حیثیت مہ خرابوئی او مونر کہ یونیورسٹی جو روؤ جی نو ماموں ختکی کبنے ما بارہ سو کنال زمکہ ور کرے دہ چہ ستاسو سرہ دلته کبنے نزد دے دہ، د دریاب پہ غارہ باندے دہ نو مونر پلیز دا وایو چہ د سلیکٹ کمیٹی کوم رپورٹ دے چہ ہغے باندے د عمل اوشی او بل دا اسلامیہ کالج چہ کوم دے، دا د پہ خپل شان باندے پاتے شی او د ایم۔ اے، ایم۔ ایس۔ سی کلاسونہ آل ریڈی پہ ہغے کبنے شتہ دے۔

جناب سپیکر: بنہ جی دا کہ پہ Consideration stage کبنے وی نو بیا بہ پہ ہغے باندے Raise کوؤ۔ اوس عبدالاکبر خان ستاسو د کمیٹی رپورٹ مونر تہ نہ دے Receive شوے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: زمونر نہ ئے خود دستخط اغستے دے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: سر، سلیکٹ کمیٹی تاسو جوہرہ کمرے دہ، دے ہاؤس جوہرہ کمرے دہ، ہفے رپورٹ ور کمرے دے۔

جناب سپیکر: ہفہ مونبرہ تہ نہ دے ملاو۔

جناب عبدالاکبر خان: یرہ جی ہفہ تاسو تہ نہ دے راغلیے، زمونبرہ نہ خود دستخط شوے دے، مونبرہ خو پیش کمرے دے۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس میں بھی ایک قانونی طریقہ ہے۔ ہم نے نوٹس دیا، جب وہ آریگا تو اس پر بحث ہوگی۔ سر، عبدالاکبر خان سے گزارش ہے کہ بڑی مہربانی، اس تحریک کو واپس لے لیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ گنڈاپور۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں میری یہ گزارش ہے کہ میں بھی اور ثاقب خان اس کمیٹی کے ممبر تھے، وہاں پر قاضی صاحب ہمارے ساتھ مان بھی گئے تھے تو میری عبدالاکبر خان سے گزارش ہے کہ اس سے تلخی بڑھے گی، میری ان سے گزارش ہے کہ وہ واپس کر لیں۔ جوان کائنات تھا وہ ڈیٹ والا، اس کے متعلق آپ کی رولنگ ویسے بھی درکار ہوگی، وہ جب آریگا، اسی وقت کلیر ہو جائیگا۔ اب اگر ووٹنگ دوبارہ ہوگی تو میرے خیال میں اس میں ہاؤس کا وقت خراب ہوگا اور دوسرا سلیکٹ کمیٹی نے اس میں Cooperate کیا ہے۔ اب نئے بل کو Introduce کر رہے ہیں تو اس کو بھی واپس کر دیں گے۔

(تالیاں)

قرارداد بابت استرداد لینڈ لاءز (ترمیم دوم) آرڈیننس مجریہ 2008

Mr. Speaker: Item No. 11, Mr. Abdul Akber khan to please move his resolution regarding disapproval of the NWFP Land Laws (Second Amendment) Ordinance, 2008 under rule 111 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar khan, please.

Mr. Abdul Akber khan: Janab speaker, I beg to move that this Assembly disapproves the North-West Frontier Province Land Laws (Second Ammendment) Ordinance, 2008.

جناب سپیکر: جی، اس پر آپ۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ابھی تک تو یہ Pending ہے لیکن اس کے ساتھ ان کو Extract لگانا چاہیے تھا۔ یہ جو Amendment لا رہے ہیں، کس چیز پہ Amendment لا رہے ہیں؟ ہو سکتا ہے جب بل لائیں گے لیکن ابھی تو یہ Introduce بھی کر رہے ہیں ہاؤس میں تو جناب سپیکر، اس میں بہت سی چیزیں ہیں۔ انہوں نے کمشنر کے Word کو Change کیا ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو آپ Amendment لا رہے ہیں، کیا یہ Directly یا Indirectly لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کو Affect کرے گا یا نہیں؟ کیونکہ جناب سپیکر، وہ تو آرٹیکل 268 کے تحت چھٹے شیڈول میں Covered ہے اور لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں بغیر پریذیڈنٹ کے Consent آپ کوئی Amendments نہیں کر سکتے۔ اگر آپ دوسرے جو ڈسٹرکٹ آفیسرز ہیں، ان کی جگہ کمشنر کو ڈال رہے ہیں، ڈسٹرکٹ کی Provision کو Substitute کر رہے ہیں تو یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس جو Already intact ہے تو کیا یہ اس کے ساتھ ٹکراؤ نہیں ہوگا اور اگر ہوگا تو کیا اس میں Amendment لائے بغیر اس میں Amendment کر سکیں گے۔

Mr. Speaker: Minister for Revenue, please.

جناب حبیب الرحمان تنولی (وزیر مال): میں نے اس کو پڑھا ہے، صرف کمشنر کے لفظ کا اضافہ ہو چکا ہے چونکہ کمشنر واپس آچکے ہیں، Revive ہو چکے ہیں، ان کو اس میں ڈالا گیا ہے۔ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں کوئی کسی قسم کی ترمیم، کوئی ایسی بات ہے تو اس میں میری یہ گزارش ہے، تو یہ Clear cut وہ ہے اور اس میں وہ ہر ایسا گیا ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں اس میں زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جاتا، میں کبھی بھی Legislation میں حائل نہیں ہونا چاہتا لیکن کل اگر اس کی پرابلم ہو جناب سپیکر، یہ دیکھیں، In **Revenue Appellate Court**, section 5, 5A, 6, 7, 8, 18B, 35, 39, 40, 41, 48 and 49 for the word **Revenue Appellate Court**, اب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ریونیو ایپیلٹ کورٹ ہے کہ نہیں؟ اگر لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ریونیو ایپیلٹ کورٹ ہے، اگر ریونیو ایپیلٹ کورٹ لوکل گورنمنٹ کا حصہ ہے اور اگر آپ اس کو یہاں پر Change کر کے کمشنر لا رہے ہیں تو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ریونیو ایپیلٹ کا Word ہوگا اور آپ کے جو Land Laws ہیں، ان میں یہاں پر یہ لفظ ہوگا۔ اسی طرح جناب سپیکر، دوسری جو Amendment ہے، جب ڈویژن کو ڈسٹرکٹس میں Change کرانا چاہتے ہیں جناب سپیکر، تو کیا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں، ڈسٹرکٹ کا لفظ نہیں ہے؟ اگر وہاں پر، ڈسٹرکٹ کا

لفظ ہے، یہاں پر آپ، ڈویژن کا لفظ لا رہے ہیں، تو کیا یہ ایک دوسرے کے ساتھ تضاد نہیں ہوگا جناب سپیکر؟ یا وہ جو وہاں پر، ڈی۔ آر۔ او ہوتا ہے کہ کیا؟

Mr. Speaker: D.R.O.

جناب عبدالاکبر خان: ڈی۔ او۔ آر، ان سب ناموں کو آپ Change کریں، کیا یہ نام لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں مذکور نہیں ہیں جناب سپیکر؟ اگر وہاں پر ڈی۔ او۔ آر لکھا ہے اور یہاں آپ کمشنر لکھیں گے تو کیا یہ ایک دوسرے کے متضاد نہیں ہوں گے جناب سپیکر؟ یہ کیا ہو رہا ہے، جناب سپیکر؟ آپ کی حکومت ہے، پریزیڈنٹ صاحب سے بات کریں، وہ آپ کو ایک منٹ میں یہ ترامیم لوکل گورنمنٹ میں کر کے دے دیں گے۔ کیوں اس طرح کر رہے ہیں کہ کمشنر کی پوسٹ کو Create کرنے کیلئے، کسی کو کمشنر لگانے کیلئے آپ ایک طرف لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور دوسری طرف ریونیو میں ایک طریقہ کار ہوگا اپیلٹ کورٹ کا، اگر وہاں پر ایک نام ہوگا اور یہاں پر کمشنر نام ہوگا تو آپ کو اپیلٹ کورٹ کیلئے کسی اور کو نامزد کرنا ہوگا جو پبلسٹک سنے گا۔ وہ پتہ نہیں ریونیو سے ہوگا، پتہ نہیں کہاں سے ہوگا؟ وہاں پر آپ اسے وہ نام دیں گے، یہاں پر کمشنر نام دیں گے۔ وہاں پر وہ ڈسٹرکٹ ہوگا، یہاں پر آپ ڈویژن دیں گے تو یہ تو Confusion ہو جائیگی، جناب سپیکر۔

وزیر مال: جناب سپیکر، یہ جو کمشنر کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس کا ڈسٹرکٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جس طرح ممبر صاحب فرما رہے ہیں کہ اگرچہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے ہو اور اگر یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے نہ ہو تو یہ Presumption ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا کمشنر سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ اپیلٹ کورٹ کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: یہاں پر لکھا ہے کہ ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسرز، It is not mentioned in the Local Government Ordinance ان کاغذات میں انہوں نے لکھا ہے، میں نے نہیں لکھا ہے، جناب سپیکر۔

وزیر مال: جب یہ بات سامنے آئی تو اس وقت اس پر بحث کریں گے ڈیٹیل میں انشاء اللہ۔
جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میرے Disapproval کا مطلب یہ تھا کہ جناب سپیکر، اس کو واپس لیکر Proper طریقے سے ڈرافٹ کریں، Proper طریقے سے لائیں۔ ویسے کمشنر تو انہوں نے Already لگائے ہوئے ہیں، کمشنر تو اپنا فنکشن کر رہے ہیں۔ اگر اس طرح ہوا کہ کوئی کورٹ میں جائے کہ لوکل

گورنمنٹ آرڈیننس کے ساتھ اس کا تضاد ہے اور وہ بغیر اس کے نہیں ہو سکتا، اسلئے میری درخواست ہے جناب سپیکر، کہ اس کو واپس کر کے، اس کو فریش ڈرافٹ کر کے پھر لے آئیں۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، اگر ڈی۔ آر۔ او کو کمشنر بنانا چاہتے ہیں تو تمہیں کیا اعتراض ہے؟
جناب عبدالاکبر خان: جناب، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ڈسٹرکٹ میں جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں وہاں پر ڈی۔ آر۔ او لکھا ہے، اگر وہاں پر ڈی۔ آر۔ او ہے اور وہاں پر کمشنر ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر Consideration سٹیج پر لے آئیں۔

جناب عبدالاکبر خان: غلط ہے تو Consideration Stage پہ کیوں لاتے ہیں، جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: اگر یہ Stress کر رہے ہیں، تو ووٹ پر ڈالیں کہ کیا کریں؟

حاجی شیراعظم خان وزیر (وزیر محنت): عبدالاکبر خان نے بالکل صحیح کہا ہے لیکن اس جگہ پہ یہ غلط کہہ رہا ہے، اس کو پتہ نہیں ہے۔ (تالیاں) میں کہتا ہوں کہ Land Tenancy ہے اور

Land Tenancy 1967 کو گورنمنٹ نے نہیں چھوڑا، وہ تو صرف یہ کہتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2000 جو ہے، اس کی Duration کو آپ چھوڑ رہے ہیں، اس کے ساتھ کوئی Link نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: اس کا میں جواب دیتا ہوں۔۔۔۔۔

وزیر محنت: اس کا آپ جواب نہیں دے سکتے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہاں پہ یہ لکھا ہے کہ "The province to be divided in the division", یہ آپ کے صوبے کو ڈویژن میں Divide کرنا چاہتے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ

آرڈیننس میں ڈسٹرکٹس ہیں، وہاں یہ ڈویژن نہیں ہے۔۔۔۔۔

وزیر محنت: ایکٹ میں سب ڈویژن ہیں، ڈویژن بھی ہیں، ڈسٹرکٹس بھی ہیں، تحصیل بھی ہیں، اس کو کسی نے نہیں چھوڑا ہے، نہ بڑا کیا ہے، نہ چھوٹا کیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: تو پھر کیوں Amendment لا رہے ہیں؟

وزیر محنت: سر، نام تبدیل ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور اگر کسی کو اعتراض ہے تو وہ خود چلا جائے عدالت میں، میں خود Defend کروں گا کورٹ میں، یہ خود چلا جائے۔ (تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: سر، Consideration Stage پہ آپ اجازت دیں گے اس کے ڈیٹیل میں جانے کی اور اس کے ساتھ Stickers لگائیں گے تاکہ یہ جس جس سیکشن میں Amendment لا

رہے ہیں تو ہمیں پتہ ہو کہ کس کس سکشن میں چیئنج کروا رہے ہیں اور کیوں کروا رہے ہیں؟ جب تک وہ سب

Consideration Stage پر ہم لیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں سمجھتا ہوں، میں سمجھ گیا۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، دو باتوں کا اختلاف ہوا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ خالص سپیکر کو انہوں نے اجازت دی ہے۔ آئٹم نمبر 13۔

جناب عبدالاکبر: جناب سپیکر، میں اس پہ لمبا چوڑا نہیں بولونگا، اس پر اس چیئر کی رولنگ پڑی ہوئی ہے۔

جب یہ گزشتہ اجلاس میں پیش کیا گیا اور یہاں پہ اس کی ریکوزیشن ہوئی تو یہاں پر چیئر نے رولنگ دی تھی کہ

یہ آپ کے منسٹرز کی سیلریز کا جو بل ہے اور ایم۔ پی۔ اے کی سیلریز کا جو بل ہے، یہ Combined اس ہاؤس

میں پیش کیا جائے۔ (تالیاں) Already اس پہ رولنگ آچکی ہے، تو میں سمجھتا

ہوں کہ اس آرڈیننس کی ضرورت نہیں ہے۔ جب وہ آئیں گے تو آکٹھے یہ بل لے آئیں گے، ہم سپورٹ

کریں گے۔

(شور)

جناب سپیکر: تھیک شوہ۔ (تالیاں) تھیک شوہ جی، دا ہم د ہغے سرہ

نتھی کرہ، د ایم پی اے سرہ دا ہم لف کرئ۔ keep pending till MPAs Bill

comes. Item No.15. Item No.....

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کونسا؟

جناب عبدالاکبر خان: یہ سیلریز والا۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Kept pending, kept pending.

جناب عبدالاکبر خان: ہاں ٹھیک ہے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میں سمجھا ہوں، وہ پہلا والا قصہ تو Kept pending ہے۔ پہلی رولنگ آپ نے یاد دلائی تو

پھر تو Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his resolution regarding disapproval of the Code of Criminal Pcedure, 1898; NWFP, Provincial Motor Vehicle Ordinance, 1965; West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960; and Police Order 2002 (2nd Amendment) Ordinance, 2008. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: I beg to move that this House disapproves the Code of Criminal Procedure, 1988; NWFP Provincial Motor Vehicle Ordinance, 1965; West Pakistan Maintenance of Public Order Ordinance, 1960 and Police Order (Second Amendment) Ordinance 2008.

جناب سپیکر، آپ اس میں دیکھیں، میں صرف حکومت کیلئے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ڈیشری سے کچھ ایگزیکٹو پاور لینا چاہتے ہیں، وہ تو خیر ان کا معاملہ ہے اور جو ڈیشری کا معاملہ ہے، اس پر تو ہم اس وقت ڈسکشن نہیں کرتے لیکن جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں کہ “The following officers of the Provincial Government are empowered to exercise the judicial powers in respect of.....

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ منسٹرز صاحبان کو ذرا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا پلیز سیریس ہو جائیں، پلیز سیریس ہو جائیں۔ پلیز جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: بشیر خان، آپ ذرا اس کو غور سے سنیں، “The following officers of the Provincial Government are empowered to exercise the judicial powers in respect of the sections of laws and rule made their under ‘District noted in the column 2 as follow’”, sections 107 to 112, Coordination Officers (D C O) sections 127 to 143, sections 145, 146, 174 and 176 of the Code of the Criminal Procedure 1988, Act V of the 1898, تقریباً ہمارے علاقوں میں زیادہ کیسیز 107 کے آتے ہیں کورٹس میں، چلیں ہم مانتے ہیں کہ آپ اسی پر اونٹن گورنمنٹ کے آفیسرز کو دے رہے ہیں، Delegate کر رہے ہیں لیکن اگر آپ ڈی۔سی۔ او کو یہ فنکشن دے دیں یا پاور دے دیں گے، تو ڈی۔سی۔ او تو Already اتنا Overloaded ہے، اس کا آفس Overloaded ہے کیونکہ وہ ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر ہے سارے ڈسٹرکٹ کا، اگر وہ 107 کی ضمانتیں بھی کرنے لگے گا، اگر 109 کی ضمانتیں بھی کرنے لگے گا، اگر دیکھیں یہ کتنی سیکشنز ہیں، 107 to 112, 127 to 143, 145, 146 and 147، اب جناب سپیکر، اتنے جو بوجھ آپ ڈی۔سی۔ او پر ایکسٹرا ڈالیں گے، آج تو جناب سپیکر، ایک ایک ڈسٹرکٹ میں ایک تھانے کے اوپر ایک ایک جو ڈیشل مجسٹریٹ بیٹھا ہوا ہے، اب وہ سارا پاور اس ڈی۔سی۔ او صاحب کے پاس آ جائے گا۔ اس کے پاس

وقت نہیں ہوگا کہ وہ لوگوں کی ضمانتیں کر سکے۔ میں آپ کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ لوگوں کو کافی تکلیف ہے، ایگزیکٹو کچھ ہونا چاہیے لیکن اس کیلئے آپ یا کوئی مجسٹریٹ یا اس کا نام کچھ Chang کر لیں، کچھ لوگ بھرتی کریں تاکہ یہ فنکشن اگر آپ ان کو دینا چاہتے ہیں تو کم از کم اس میں آسانی ہوگی، عوام کو بھی آسانی ہوگی، لوگوں کو بھی آسانی ہوگی اور آپ کو بھی آسانی ہوگی بجائے Litigation پہ آنے کی۔

Mr. Speaker: Minister for Law, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): درخواست ہے عبدالاکبر خان صاحب سے کہ Notice of disapproval پر جو ٹیکنیکل پرابلمز ہیں یا کوئی ٹیکنیکل ان کی کوئی objections ہیں، وہ Raise کریں Rather than going into the merit of legislation جو Consideration Stage کے اوپر ہماری گزارش ہوگی کہ That is the appropriate time, consideration کے وقت جو بھی ان کے تحفظات ہیں، وہ کریں۔ اس وقت یعنی Notice of disapproval کے اوپر We do not like to go to the merit of the legislation.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: Code of criminal procedure (C.R P.C) میں اگر وہاں پر فیڈرل اسمبلی کی کوئی legislation ہے، تو یہ Concurrent List پر ہے، تو اگر وہاں پر legislation فیڈرل گورنمنٹ کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہے ان کی، تو کیا یہ اسمبلی Empowered ہے کہ وہ آئین کے تحت اس Legislation کو Overrule کر کے اپنی Legislation لاسکتی ہے؟

جناب سپیکر: 'Concurrent List' کی بات کر رہے ہیں کہ اس پر آپ لاسکتے ہیں؟ صرف یہی جواب چاہیے۔ لاء منسٹر کا مائیک آن کریں، سٹارٹ ہو گیا جی۔

وزیر قانون: ویسے میں نے گزارش کی کہ یہ تمام باتیں جو ہیں، یہ Consideration Stage کے اوپر ہیں۔ جس وقت یہ Legislation لائی جا رہی ہے، اسی وقت یہ سارے ان کی، یہ پہلے بھی ہم نے ہاؤس میں جواب دیا ہے، یہ Repeat ہوا ہے، ریکارڈ پر ہے۔ Already اس کے اوپر بشیر بلور صاحب نے جواب دیا ہوا ہے جی۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Then the Act of Majlis-e-Shoora, whether passed....

جناب سپیکر: یہ Page نمبر بتائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، Page تو میری کتاب میں ہے 77 اور آئین کا آرٹیکل 143 ہے۔
جناب سپیکر: میں تھوڑا سا یہ بتا دوں کہ آج جمعہ کی نماز ڈیڑھ بجے ہوگی۔ تھوڑا سا کام رہتا ہے، تو یہ Complete کرنے کی بعد ڈیڑھ بجے نماز ہوگی۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Okay, Sir. "If any provision of an Act of a Provincial Assembly is repugnant to any provision of an Act of Majlis-e-Shoora which Majlis-e-shoora is competent to enact, or to any provision of any existing law, with respect to any of the matters enumerated in the Concurrent Legislative List, then the Act of Majlis-e-Shoora, whether passed before or after the Act of the Provincial Assembly, or, as the case may be, the existing law, shall prevail and the Act of the Provincial Assembly shall, to the extent of the repugnancy, be void".

آپ اگر اس قانون کو پاس کریں گے اور وہ اس قانون کے Against ہو گا تو یہ آپ کا قانون ختم ہو جائے گا اور وہ قانون Prevail کرے گا، اسلئے جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے بار بار اس کی میرٹ، یہ میرٹ نہیں ہے سر، کیا یہ میں میرٹ پہ نہیں بول رہا ہوں کہ آپ آئین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں؟ اگر وہاں پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہے اور آپ ڈی سی او کو دیتے ہیں تو آپ یہ غلط نہیں کر رہے ہیں؟ آپ فیڈرل لاء کے Against نہیں جا رہے ہیں؟ کیا آرٹیکل 143 کو Violate نہیں کر رہے ہیں؟ دیکھیں میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں اس پہ بار بار، میں نے اس ایکٹ پہ ووٹنگ کی تحریک میں نے Withdraw کر دی۔ جہاں پہ مجھے پتہ لگا کہ حکومت، Is serious اب اگر حکومت ان چیزوں کو دیکھنا چاہتی ہے اور اس کو دیکھتی ہے اور اگر یہ فریش بل لاتی ہے تو میں نے تو مکمل کہ ہمیں تو اعتراض نہیں ہے کہ لوگوں کو آسانی پیدا ہو لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ایسا ایکٹ پاس کر لیں جو کل ہمارے گلے میں پڑ جائے۔
جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: کول غواہی و ووٹنگ پرے، اوکری جی۔ ووٹنگ پرے اوکری جی۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

وزیر قانون: ووٹنگ پرے اوکری جی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان، Consideration Stage میں پھر یہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں اس ریزولوشن کے حق میں یا مخالف ووٹ پر Stress کروں گا کہ آپ اس کو ووٹ کیلئے ڈالیں۔

Mr. Speaker: The question is that the resolution as moved by the Honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may stand up and Secretary to count.

(Pandemonium)

Mr. Speaker: in favour 31.

(Pandemonium)

Mr. Speaker: Yes 21. Now those who are against it may stand up.

(The motion was rejected)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The resolution is dropped.

Item No.16. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, to please move his resolution regarding disapproval of the NWFP Sarhad Development Authority Mineral Wing (Taking-over) Ordinance, 2008, under rule 111 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker, I beg to move that the North-West Frontier Province Sarhad Development Authority Mineral Wing (Taking Over) Ordinance, 2008 may be disapproved.

جناب سپیکر، یہ آرڈیننس بیشک ایک اچھا آرڈیننس ہے لیکن جناب سپیکر، جو پروسیجر Adopt کیا گیا ہے، مجھے اس پر انتہائی اعتراض ہے۔ اگر یہ آرڈیننس جو 30 اکتوبر کو Promulgate ہوا ہے، اگر اس آرڈیننس کو ہاؤس میں اب منسٹر صاحب پیش کریں گے تو جناب سپیکر، پھر رولز کے تحت آپ ہمارے لئے یہ بل کی Form میں لائیں گے، پھر بل کی Form کے بعد آپ ہمارے لئے اس میں Amendments کیلئے دو تین دن دیں گے اور اس Amendment کے بعد پھر آپ Consideration stage اور Passage stage پہ جائیں گے لیکن یہاں پر جو ایجنڈا دیا گیا ہے، اس پر یہ تینوں Stages ڈالے گئے ہیں تو جناب سپیکر، اگر آپ اس بل کو Consider کرتے ہیں تو جناب سپیکر، پھر یہ نیا آرڈیننس کیوں لا رہے

ہیں؟ تو اسلئے میری درخواست ہے، میں اس Disapproval resolution کی وہ نہیں کروں گا لیکن ہمیں موقع دے دیں تاکہ ہم اس میں Amendments لاسکیں اور اس پر بحث کرسکیں۔
 جناب سپیکر: یہ میرے خیال میں بل میں آگے آرہا ہے، 18 اور 19 میں آپ دیکھیں۔۔۔۔۔
 جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو پھر یہ نیا کیوں لایا گیا ہے؟
 Mr. Speaker: It is already introduced on 29th

جناب عبدالاکبر خان: سر، پھر یہ کیوں لایا گیا؟۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: یہ پہلے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، پھر یہ نیا کیوں لایا گیا ہے؟
 جناب سپیکر: یہ بل کی شکل میں بینڈنگ تھا اسمبلی میں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، تو پھر ہمارے پاس کیوں لایا؟ آج تو یہ آرڈیننس Lay کر رہے ہیں، یہ آرڈیننس پیش کر رہے ہیں لیکن یہ تو اس آرڈیننس کو تو پیش نہیں کر رہے، یہ نئے آرڈیننس کو پیش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ شاید دوسرا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، یہ وہی ہے۔ یہ وہی آرڈیننس ہے جس کی لائف ختم ہو چکی اور گورنمنٹ نے Re-promulgate کر دیا، آپ کی اسمبلی میں واپس آیا تو 30 اکتوبر کو تو اسمبلی نہیں تھی، 30 اکتوبر سے آج تک تو اسمبلی کا سیشن نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ان میں ایک Withdraw کریں گے بعد میں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر!

جناب سپیکر: ایک کو Withdraw کریں گے۔

جناب عبدالاکبر خان: میرا مقصد سر، یہ ہے، یہ بعد کی بات نہیں ہے سر، وہ تو ختم ہو چکا۔ جب نیا آرڈیننس آیا تو وہ ختم ہو چکا، میرا مقصد صرف یہ ہے کہ میں اس ریویویشن پر اس طرح زور نہیں دیتا لیکن آج یہ جس طرح اور منسٹر صاحبان نے Introduce کیا، آج Lay کر لیں، پھر Consideration stage اور Passage stage کیلئے جس طرح آپ کے رولز میں ہے، اس کے مطابق اس پر عملدرآمد کریں۔

جناب سپیکر: اگر آپ Disapproval پر زور نہیں دیتے تو میں ابھی اس طرف چلا جاتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: گورنمنٹ سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: From Government, یرہ (وزراء سے) آپ باتیں کم کریں، ذرا سیریس ہو جائیں، لیجسلیشن ہو رہی ہے۔ اگر اسمبلی کی کارروائی کو آپ Seriously نہیں لیتے تو پھر تو یہ بڑی زیادتی ہے۔ جی، منسٹر صاحب۔

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): جناب سپیکر صاحب، دا نوٹیفکیشن شوے وو او دا 18 اکتوبر 2001 کنبے ڈی جی ایم۔ ایم وجود کنبے راغلیے وو او د ایس۔ ڈی۔ اے خہ کسان دے تہ راغلیے وو۔ د دے خلقو دغہ مسئلہ دہ نو زما عبدالاکبر خان تہ ہم درخواست دے چہ پہ دے باندے ڈیر زور نہ ورکوی۔ تولود خلقو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دا Passage او Consideration ئے مہ کوئی، لیت د کوئی مونبر تہ چہ د Amendment موقع راشی۔ یوہ ورخ را کوئی، دوہ ورخے را کوئی، مونبرہ پکنبے Amendment بہ او کرو۔

وزیر صنعت و حرفت: دے ملازمینو دغہ مسئلہ دہ او زہ دا استدعا کوم چہ پاس شی۔ دا بل پاس کول پکار دی جی۔ کہ ووٹنگ پرے اوشی جی، دا پاس کول غواہی کنہ۔ ووٹنگ د پرے اوشی جی۔

جناب سپیکر: نہ ہغہ بیل بل دے او دا بیل دے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہ Disapproval تو آپ کا آرڈیننس پہ ہے نا، Consideration تو آپ کے بل کر رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جو گزشتہ آرڈیننس تھا، وہ اس اسمبلی میں پیش ہوا تھا بل کی شکل میں، وہ پاس نہیں ہوا۔ In the meantime اس آرڈیننس کا ٹائم ختم ہو گیا تو حکومت نے 30 اکتوبر کو ایک نیا آرڈیننس نکالا اور 30 اکتوبر والے آرڈیننس کو آج حکومت اس اسمبلی میں پیش کر رہی ہے۔ سر، آپ دیکھیں نا جو ہمیں ایجنڈے میں دیا گیا ہے، وہ 30 اکتوبر کا آرڈیننس ہمیں دیا گیا ہے۔

آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میں منسٹر صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ Lay کریں۔ Item No. 17, the Honourable Minister for Industries NWFP to please lay on the table

of the House the NWFP Sarhad Development Authority Mineral Wing (Taking over) Ordinance, 2008, Minister Industries, please.
Minister for Industries: Mr. Speaker, Sir, I beg to lay on the table of the House that NWFP Sarhad Development Authority Mineral Wing (Taking over) Ordinance, 2008.
Mr. Speaker: It stands laid.

جناب غلام محمد: جناب، میں اس میں Amendment لانا چاہتا ہوں۔
 جناب سپیکر: یہ Consideration stage پہ آپ لے آئیں نا پھر۔ یہ Consideration stage پہ پھر آپ لے آئیں گے، ابھی اس پہ بحث نہیں ہو سکتی۔ اس وقت موقع نہیں، یہ Laying ہو رہی ہے۔
 Amendment لے آئیں۔

جناب غلام محمد: یہ ابھی جب پیش ہو رہا ہے تو Amendment کو لیا جائے۔
 جناب سپیکر: Consideration stage پہ غلام محمد صاحب، وہ آپ کو بہترین موقع ملے گا۔
 جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

نکتہ اعتراض

جناب سپیکر: یہ میں نے ایک رولنگ Reserve کی تھی، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، اگر آپ توجہ دے دیں تھوڑا تو میں آپ کو اپنی رولنگ سنا دوں۔

On 18th August, 2008, Mr. Israrullah Gandapur, MPA, raised a point of order contending that the copies of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan, provided by the Assembly Secretariat contain Article 270(A) regarding proclamation or emergency under which all orders etc of the President and Chief of Army Staff have been validated. He during the course of discussion referred to the oath of the Members taken on the first day of the Assembly which envisages “And that I will preserve, protect and defend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan”. He said, the Article 270(A) was not validly included in the Constitution which invalidate the oath taken by the Members on the first day when this Assembly came into being and as such the entire proceedings since then were either unconstitutional or the Members were required to taken fresh oath in view of the Constitution circulated by this Secretariat. Mr. Abdul Akbar Khan, MPA, also supported the contention of the Honourable Member, adding that there is a proper

procedure of amending the Constitution as envisaged in Articles 238 and 239. Since the amendments have not been approved by the Parliament, hence it can not form part of the Constitution. I would like to clarify the background of Article 270(A) in a greater detail. This Article alongwith certain other Articles of the Constitution were touched by the Presidents Order No. 5 of 2007, published in the Gazette of Pakistan on November 20, 2007. This publication says that:

(2) Whereas pursuant to the proclamation of emergency of third day of November, 2007, the Chief of Army Staff has promulgated the Provisional Constitution Order No. 1 of 2007 by virtue of which the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan has been placed in abeyance and whereas the said Provisional Constitution Order provides that the President may from time to time amend the Constitution as is deemed expedient and whereas it is expedient to amend the Constitution. So, all the amendments inclusive of Article 270(A) were made by the President in the Constitution in view of the Order referred to above. I would also like to refer the clause (3) of article 270.AA, which provides;

(3) All Proclamations, President's Orders, Ordinances, Chief of Army Staff Orders, laws, regulations enactments (including amendments in the Constitution), notifications, rules, orders or by-laws in force immediately before the date on which the proclamation of emergency of the third day of November, 2007 is revoked, shall continue in force until altered, repealed or amended by the competent authority.

Explanation.- In this clause, 'competent authority' means,-

(a) in respect of President's Orders, Ordinances, Chief Executive's Orders and enactments (including amendments in the Constitution), the appropriate Legislature; and

(b) in respect of notifications, rules, orders and by-laws, the authority in which the power to make, alter, repeal or amend the same vests under the law.

In view of explanation referred to above, Parliament is the proper forum to amend the Article in question. However, the question of constitutionality and unconstitutionality of Article 270AA and its insertion in the Constitution is concerned, the Provincial Assembly can not intervene and as such it is not within

the cognizance with the chair. However, I would also like to make it clear that the contents of the 'Oath of Members' as provided under Article 65, read with Article 127 of the Constitution has not been changed, altered or amended or even touched in Article 270AA. Therefore, the question of unconstitutionality of the oath does not arise. The point of order is hereby ruled out of order. Thank you.

The sitting is adjourned till 10.00 a.m of Monday morning, 22nd of December, 2008. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 22 دسمبر 2008 بروز پیر صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ (الف)

تفصیل بابت سوال نمبر 108 ج (ج) و سوال نمبر 119 ج (د) (ii)

(1) کے۔ پی۔ او۔ (BPS.11)

- 1- طارق عزیز ولد امیر واحد، گاؤں وڈا کھانہ کوٹنگرام، تحصیل آدیزئی، ضلع دیر (پائین)۔
- 2- یاسر عرفات ولد محمد صادق، گاؤں کلیانی، ڈاکخانہ زیارت تالاش، تحصیل تیمرگرہ، ضلع دیر (پائین)۔
- 3- ساجد خان ولد دوست محمد خان، گاؤں حاجی آباد، ڈاکخانہ چکدرہ، تحصیل آدیزئی، ضلع دیر (پائین)۔

(2) پیش امام (BPS-09)

حسین شاہ ولد فقیر محمد، ساکن چار منگو معیار، تحصیل شرباغ، ضلع دیر (پائین)۔

(3) ڈرائیور (BPS-05)

1- لعل محمد ولد غلام محمد، محلہ بختہ، گاؤں تھانہ، تحصیل بٹ خیلہ، ملاکنڈ ایجنسی۔

(4) چوکیدار (BPS-02)

- 1- گل محمد ولد منشی خان، گاؤں عنوانوکنڈا (ملاکنڈ)، تحصیل بٹ خیلہ، ملاکنڈ ایجنسی۔
- 2- سردار محمد ولد شیر بہادر، محلہ گڑھی، ڈاکخانہ چکدرہ، تحصیل آدیزئی، ضلع دیر (پائین)۔
- 3- عالمزیب ولد گل محمد، محلہ لعل کالونی، ڈاکخانہ تھانہ، تحصیل بٹ خیلہ، ملاکنڈ ایجنسی۔

(5) نائب قاصد (BPS-02)

1- الطاف حسین ولد عبدالخالق، محلہ گڑھی چکدرہ، تحصیل آدیزئی، ضلع دیر پائین۔

(6) خاکروب (BPS-02)

1- غلام محمود ولد فاتح محمود، گاؤں سہ صدہ، ڈاکخانہ چکدرہ، تحصیل آدیزئی، ضلع دیر (پائین)۔

ضمیمہ (ب)
تفصیل بابت سوال نمبر 121 ج:

Sr. No.	Particular	Balance for 2002-3	Balance for 2003-4	Balance for 2004-5	Balance for 2005-6
1	Opening Balance (Including TDR'S)		3,10,31,881	3,95,27,058.74	3,09,69,511.03
	Share Received 1. Cash				
	From BISE, Swat 2. TDR,S	1,20,74,860
	Receipts	2,62,00,000
		10,32,948	2,69,72,769.45	3,02,20,915.29	3,07,60,218.9
	Total	3,93,07,808	5,80,04,650.45	6,97,47,974.03	6,36,23,718.9
	Expenditure				
	1. Developmental	63,85,104	13,63,026	1,79,66,010	2,17,38,810
	2. Current	18,90,823	1,71,14,565.71	2,08,12,453	2,10,20,710
	Closing Balance (Including TDR,s)	3,10,31,881	3,95,27,058.74	3,09,69,511.03	2,08,64,218.9